بسم اللہ الرحمن الرحیم

کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ

(دین سیکھو اور سکھاؤ)

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت پیر سائیں
غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز جھوک فقیر پنڈ دادنخان

0303-4367413

☆......☆......☆

Islam The World Religion

ضابطہ

نام کتاب: کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖیْنَ

مصنف: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

کمپوزنگ: محمد عمران قادری

صفحات: 128

قیمت: روپے

بارِاول: تعداد-3000 جون 2025

ناشر: رحمۃ للعالمین پبلیکیشنز جھوک فقیر پنڈ دادنخان

0303-4367413

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

☆......☆......☆

Islam The World Religion

☆......فہرستِ مضامین......☆

پہلا باب: بچوں کا تربیتی تحفہ___________7

اولاد کی تربیت ____________ 8
گھر میں رہنے کے آداب ____________ 12
بچے کو گھٹی ڈالنا ____________ 12
طالبعلم کو تعلیم دینا ____________ 13
واش روم جانے کا طریقہ ____________ 17
کسی کے گھر جانے کے آداب ____________ 18
بہترین اخلاق وآداب ____________ 19
زبان کا صحیح استعمال ____________ 25
مسلمان سے محبت کرو اور کبھی ظلم نہ کرو ____________ 27
حیاء ایمان کا حصہ ہے ____________ 28
السلام علیکم کثرت سے کہا کرو ____________ 29
ہر معاملے میں نرمی سے کام لو ____________ 30
ادب کی تعلیم ____________ 33

دوسرا باب: مسلمان کی صوفیانہ زندگی_____35

نفس کی اصلاح ____________ 36
اللہ کا ذکر کثرت سے کرو ____________ 39
اچھی صحبت اور پر خلوص ملاقات ____________ 40
لوگوں کی خدمت مدارت صدقہ ہے ____________ 44

Islam The World Religion

خواہشات پر قابو رکھیں ________ 47
غصے پر قابو رکھو ________ 49
زبان پر قابو ________ 50
غیر ضروری کاموں میں مت الجھو ________ 52
لوگوں کی سمجھ سے بالاتر بات مت کرو ________ 53
گھر کے کام خود کرو ________ 54
بچوں سے پیار اور تادیب ________ 54
بیٹی رحمت ہے ________ 56
گھر والوں سے اچھا سلوک کرو ________ 57
اپنے گھر والوں کو بددعا نہ دو ________ 58
ہر وقت تبلیغ نہ کریں ________ 59
غیر ضروری پچھتاوا منع ہے ________ 59
کسی کو اعتراض کا موقع نہ دیں ________ 60
ناسمجھ کو آرام سے سمجھائیں ________ 61
وقت ایک جیسا نہیں رہتا ________ 61

تیسرا باب: مسلمان کے لیل ونہار ______ 65

اللہ کو یاد کرتا رہ ________ 66
صبح شام اپنے رب کا ذکر کیا کر ________ 80
دم کرنے کا طریقہ ________ 81
مختلف دعائیں ________ 83
استغفار ________ 85

Islam The World Religion

درود شریف ___ 86
سوموار، جمعرات اور ایامِ بیض کے روزے ___ 87

چوتھا باب: آپ بڑے کام کے بندے ہو__91

عزت دار کو عزت دیں ___ 92
سب کا بھلا سب کی خیر ___ 93
حوصلہ افزائی کرنا سیکھیں ___ 97
سخی بنو، نتیجہ دیکھ لینا ___ 99
دل صاف رکھیں ___ 100
السلام علیکم پھیلاؤ ___ 102
کریم بنیے ___ 102
پہلے دوسروں کو پلائیں ___ 104
معاف کرنا سیکھیے ___ 107
لوگوں کا شکریہ کھلے دل سے ادا کریں ___ 107
تسخیر کا عمل ___ 107
اپنے دل سے پوچھ ___ 108
جو تکبر کرتا ہے، اللہ اسے گرا دیتا ہے ___ 108
خطا کا اعتراف کر لینے میں عزت ہے ___ 111
سنی سنائی پر مت چلو ___ 113
مخالفین کی طرف سے ردِ عمل ہوگا، احتیاط کریں ___ 115
اپنے لیے بدلہ نہ لیا کریں ___ 116
جلد بازی اچھی نہیں ___ 116

Islam The World Religion

بے صبری سے کوئی فائدہ نہیں ______ 117

جاہلوں سے بحث نہیں ______ 118

خواتین سے اچھا سلوک ______ 118

ہر بندے کی اپنی ایک فطرت ہوتی ہے ______ 118

تجربات سے سبق حاصل کیا کریں ______ 119

اللہ پر بھروسہ اور توکل رکھ ______ 120

روحانی بیماریاں اور ان کا علاج ______ 121

انسانی برادری ______ 122

دنیاوی اندھی محبت کا نقصان ______ 123

تقوے کا تقاضا ہے کہ مشکوک چیز کو ترک کردو ______ 123

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت مبارکہ ______ 123

اُٹھو! خود ہمت کرو ______ 125

چند سنہری مشورے ______ 127

☆......☆......☆

Islam The World Religion

پہلا باب:

هَدِيَّةُ الْاَطْفَالِ

(بچوں کے لیے تربیتی تحفہ)

Islam The World Religion

تَرْبِيَةُ الْاَوْلَادِ

اولاد کی تربیت

(1)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كُلُّ كَلَامٍ أَوْ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُفْتَحُ بِذِكْرِ اللهِ فَهُوَ أَبْتَرُ (مسند احمد:8712)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر اہم کلام اور ہر اہم کام جسے بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہے۔

(2)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ أَقْطَعُ (ابن ماجہ:1894)۔حسن لغیرہ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہمیت والا ہر وہ کام بے برکت ہے جسے اللہ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے۔

(3)۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوىٰ (بخاری قبل:5269)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق پھل ملتا ہے۔

(4)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ (ابن ماجہ:4230)۔صحیح لغیرہ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق قبروں سے اٹھایا جائے گا۔

(5)۔ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ (ترمذی:1952، متدرک حاکم:7679)۔حسن

ترجمہ: حضرت ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن عاص اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا

Islam The World Religion

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن ادب سے بہتر تحفہ کسی باپ نے اپنے بیٹے کو نہیں دیا۔

(6)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدِّبْهُ، فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ (شعب الایمان للبیہقی: ۸۶۶۶)۔ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسکا بچہ پیدا ہو تو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے ادب سکھائے اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے۔

(7)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابوداؤد: ۴۹۵)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو۔ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی خاطر سزا دو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

(8)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ، سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ (بخاری: 5376)۔

ترجمہ: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور کھاتے وقت میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹے! بسم اللہ پڑھ لیا کر، داہنے ہاتھ سے کھایا کر اور برتن میں اپنے سامنے سے کھایا کر۔ چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھانا کھایا کرتا ہوں۔

(9)۔ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا

Islam The World Religion

يَأْكُلَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ ، وَيَشْرَبُ بِهَا ، قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا: وَلَا يَأْخُذُ بِهَا، وَلَا يُعْطِي بِهَا (مسلم:5267)۔

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھائے ، نہ اس ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور اسی سے پیتا ہے۔ نافع اس روایت میں یہ اضافہ کرتے تھے: نہ بائیں ہاتھ سے لے اور نہ اس کے ذریعے سے دے۔

(10)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ ، فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ العِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ ، وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ، وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا (بخاری:3280)۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کا اندھیرا شروع ہوتے ہی اپنے بچوں کو اپنے پاس روک لیا کرو، کیونکہ شیاطین اسی وقت منتشر ہونا شروع کرتے ہیں۔ پھر جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ سکتے ہو۔ اپنا دروازہ بند کر اور اللہ کا نام لے، اپنا چراغ بجھا اور اللہ کا نام لے، پانی کے مشکیزہ کا منہ باندھ اور اللہ کا نام لے، اور اپنا برتن ڈھانپ اور اللہ کا نام لے، خواہ اس کے اوپر کوئی بھی چیز رکھ دو۔

(11)۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا (مسلم:5274)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے ڈانٹ کر منع فرمایا۔

(12)۔ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللهُ: وَأَمَّا التَّعْلِيمُ وَالتَّأْدِيبُ فَوَقْتُهُنَّ أَنْ يَبْلُغَ الْمَوْلُودُ مِنَ السِّنِّ وَالْعَقْلِ مَبْلَغًا يَحْتَمِلُهَا، وَذٰلِكَ يَتَفَرَّعُ ، فَمِنْهَا أَنْ

Islam The World Religion

يُنَشِّئَهُ عَلٰى أَخْلَاقِ صُلَحَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَيَصُونَهُ عَنْ مُخَالَطَةِ الْمُفْسِدِينَ، وَمِنْهَا: أَنْ يُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ وَلِسَانَ الْأَدَبِ وَيُسْمِعَهُ السُّنَنَ، وَأَقَاوِيلَ السَّلَفِ، وَيُعَلِّمَهُ مِنْ أَحْكَامِ الدِّينِ مَا لَا غِنَى بِهِ عَنْهُ، وَمِنْهَا: أَنْ يُرْشِدَهُ مِنَ الْمَكَاسِبِ إِلٰى مَا يُحْمَدُ وَيُرْجىٰ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ كِفَايَتَهُ . فَإِذَا بَلَغَ أَحَدُهُمْ حَدَّ الْعَقْلِ عَرَّفَ الْبَارِي جَلَّ جَلَالُهُ إِلَيْهِ بِالدَّلَائِلِ الَّتِي تُوصِلُهُ إِلٰى مَعْرِفَتِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْمِعَهُ مِنْ مَقَالَاتِ الْمُلْحِدِينَ شَيْئًا، وَيَذْكُرُهُمْ لَهُ فِي الْجُمْلَةِ أَحْيَانًا، وَيُحَذِّرُهُ إِيَّاهُمْ، وَيُنَفِّرُهُ عَنْهُمْ، وَيُبَغِّضُهُمْ إِلَيْهِ مَا اسْتَطَاعَ ، وَيَبْدَأُ مِنَ الدَّلَائِلِ بِالْأَقْرَبِ الْأَجْلٰى، ثُمَّ مَا يَلِيهِ ، وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ بِالدَّلَائِلِ الدَّالَّةِ عَلٰى نُبُوَّةِ نَبِيِّنَا ﷺ بِهَدْيِهِ فِيهَا إِلَى الْأَقْرَبِ الْأَوْضَحِ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ (شعب الایمان:8279)۔

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: اولاد کو تعلیم دینے اور ادب سکھانے کا صحیح وقت وہ ہوتا ہے جب بچہ اپنی عمر اور عقل کے اعتبار سے اس کا اہل ہو جاتا ہے۔ اب آگے اس عمل کی کئی فروعات ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ: اس کا مربی اسے اولیاء کے اخلاق کے مطابق اس کی نشوونما کرے اور اسے شرارتی لڑکوں کے ساتھ میل جول سے بچائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ: اسے قرآن کی تعلیم دے اور مودبانہ گفتگو کرنا سکھائے اور اسے اگلے بزرگوں کے طریقے اور ان کے اقوال سنائے اور اسے دین کے بنیادی احکام سکھائے جن سے مسلمان بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ تیسری بات یہ ہے کہ: اسے ایسے کام پر لگائے جو اسے قابل تعریف بنائے اور اس کی مالی ضرورت کو پورا کرے۔ اور جب عقلمندی کی حد تک پہنچ جائے تو باری تعالی جل جلالہ کی معرفت دلائل کے ساتھ واضح کرے لیکن فی الحال اسے ملحدین کے اقوال کے قریب بھی نہ جانے دے۔ لیکن کبھی کبھی ان کا اجمالی طور پر نام لے دیا کرے اور اسے ان کے شر سے احتیاط دلاتا رہے، ان سے متنفر کرتا رہے اور جہاں تک ہوسکے ان کا بغض اس کے دل میں ڈالتا رہے۔ اور آسان اور واضح واضح دلائل سمجھانے سے ابتدا کرے اور پھر اس سے اگلی سطح کے دلائل۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کی نبوت کے دلائل اسے سمجھائے جو اسے آسان اور واضح طریقے سے رہنمائی دیتے ہوں، پھر اس سے اگلی سطح کے دلائل۔

Islam The World Religion

اَلْآدَابُ فِي الْبَيْتِ

گھر میں رہنے کے آداب

(13)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ، لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ، إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ (مسلم:5255)۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: برتن ڈھانک دو، مشکیزے کا منہ باندھ دو کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے، پھر جس بھی ان ڈھکے برتن اور منہ کھلے مشکیزے کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ اس میں اپنا اثر ڈال جاتی ہے۔

(14)۔ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ (مسلم:5257)۔

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں (سلگتی ہوئی) آگ نہ چھوڑا کرو (اسے پوری طرح بجھا دیا کرو)۔

تَحْنِيكُ الْوَلَدِ

بچے کو گھٹی ڈالنا

(15)۔ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ، وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ

Islam The World Religion

(بخاری:3909)۔

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان کے پیٹ میں تھے، جب کہ حمل کہ کی مدت بھی پوری ہوچکی تھی، میں مدینہ کے لیے روانہ ہوئی یہاں پہنچ کر میں نے قبا میں پڑاؤ کیا اور یہیں عبداللہ پیدا ہوئے۔ پھر میں انہیں لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسے آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے ایک کھجور طلب فرمائی اور اسے چبایا اور پھر پہلے عبداللہ کے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا۔ چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور اکرم ﷺ کا مبارک لعاب تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کو کھجور کی گھٹی دی پھر ان کے لیے دعا فرمائی اور اللہ سے ان کے لیے برکت طلب کی۔ عبداللہ سب سے پہلے بچے تھے جن کی پیدائش ہجرت کے بعد ہوئی۔

(16)۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ (ابوداود:5105)۔

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن ابو رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے کان میں نماز والی اذان پڑھی۔

تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ

طالبِ علم کو تعلیم دینا

(17)۔ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ، فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، فَقُلْنَا: هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي

Islam The World Religion

نَفْسِكَ؟ فَقَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ نعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الخَمْسَ فِي اليَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ:اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ:اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ (بخاری:63)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک بار ہم مسجد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا۔ پھر پوچھنے لگا: تم لوگوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت لوگوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ نورانی چہرے والے مرد ہیں جو تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں۔ پھر وہ آپ سے مخاطب ہوا کہ اے عبدالمطلب کے فرزند! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہو میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔ وہ بولا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں اور ذرا سختی سے بھی بولوں گا تو آپ اپنے دل میں برا نہ مانیے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں جو تمہارا دل چاہے پوچھو۔ پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو آپ کے رب اور اگلے لوگوں کے رب تبارک وتعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے دنیا کے سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اے میرے اللہ! تو میرے اس جواب کا گواہ ہو جا! پھر اس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اے میرے اللہ! تو میرے اس جواب کا گواہ ہو جا! پھر کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ سال بھر میں اس مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اے میرے اللہ! تو میرے اس جواب کا گواہ ہو

Islam The World Religion

جا! پھر کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ ہم میں سے جو مالدار لوگ ہیں ان سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے محتاجوں میں بانٹ دیا کریں ۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں، اے میرے اللہ! تو میرے اس جواب کا گواہ ہو جا! پھر وہ شخص کہنے لگا: جو حکم آپ اللہ کے پاس سے لائے ہیں، میں اس پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کے لوگوں کا جو یہاں نہیں آئے ہیں (تحقیق حال کے لیے) بھیجا ہوا نمائندہ ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے، میں بنی سعد بن بکر کے خاندان سے ہوں۔

(18)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ، فَيَسْأَلَه ، وَنَحْنُ نَسْمَعُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَكَ، قَالَ: صَدَقَ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ قَالَ: اللهُ ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ قَالَ: اللهُ ، قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ ، وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ؟ قَالَ: اللهُ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ، وَخَلَقَ الْأَرْضَ، وَنَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ، آللهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا ، وَلَيْلَتِنَا ، قَالَ: صَدَقَ ، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا ، قَالَ: صَدَقَ، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا ، قَالَ: صَدَقَ ، قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ ، آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ، قَالَ: صَدَقَ ، قَالَ: ثُمَّ وَلَّى، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ ، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ (مسلم:102)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے غیر ضروری طور پر کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ ہمیں بہت اچھا

Islam The World Religion

لگتا تھا کہ کوئی سمجھ دار دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہو اور آپ سے سوال کرے اور ہم بھی جواب سنیں، چنانچہ ایک بدوی آیا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا تھا، اس نے ہم سے کہا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' اس نے پوچھا: آسمان کس نے بنایا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''اللہ نے۔'' اس نے کہا: زمین کس نے بنائی؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ نے۔'' اس نے سوال کیا: یہ پہاڑ کس نے گاڑے ہیں اور ان میں جو کچھ رکھا ہے کس نے رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ نے۔'' بدوی نے کہا: اس ذات کی قسم ہے جس نے آسمان بنایا، زمین بنائی اور یہ پہاڑ نصب کیے! کیا اللہ ہی نے آپ کو (رسول بنا کر) بھیجا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' اس نے کہا: آپ کے قاصد نے بتایا ہے کہ ہمارے اوپر پورے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے درست کہا۔'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے! کیا اللہ ہی نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' اس نے کہا: آپ کے ایلچی کا خیال ہے کہ ہمارے ذمے ہمارے مالوں کی زکاۃ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا۔'' بدوی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا! کیا اللہ ہی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ''ہاں!'' بدوی نے کہا: آپ کے ایلچی کا خیال ہے کہ ہمارے سال میں ہمارے ذمے ماہ رمضان کے روزے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے صحیح کہا۔'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے! کیا اللہ ہی نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' وہ کہنے لگا: آپ کے بھیجے ہوئے قاصد کا خیال ہے کہ ہم پر بیت اللہ کا حج فرض ہے، اس شخص پر جو اس کے راستے کو طے کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا، ''اس نے سچ کہا۔'' حضرت انس نے بتایا کہ: پھر وہ واپس چل پڑا اور چلتے چلتے کہہ رہا تھا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں ان پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور نہ ان میں کوئی کمی کروں گا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کر دکھایا تو یقیناً جنت میں داخل ہو گا۔''

Islam The World Religion

آدَابُ الْغَائِطِ

واش روم جانے کا طریقہ

(19)۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الغَائِطَ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا (بخاری:144،ابن خزیمۃ:57)۔

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے نہ اس کی طرف پشت کرے (بلکہ) مشرق کی طرف منہ کرلو یا مغرب کی طرف (مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ جنوب میں واقع ہے)۔

(20)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ المَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ، فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا (بخاری:216،ابن خزیمۃ:55)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ مدینہ یا مکہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔(وہاں) آپ نے دو بندوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہورہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (کھجور کی) ایک ڈالی منگوائی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان میں سے (ایک ایک ٹکڑا) ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں

Islam The World Religion

کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس لیے کہ جب تک یہ ڈالیاں خشک نہ ہوں، امید ہے اس وقت تک ان پر عذاب کم رہے گا۔

(21)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُوْلُ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری: 142، مسلم: 831، ابوداؤد: 4، ترمذی: 5، ابن ماجہ: 298، نسائی: 19، سنن الدارمی: 673)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں خبیث مردوں اور خبیث عورتوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(22)۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَکَ (ترمذی: 7، ابوداؤد: 30، ابن ماجہ: 300، سنن الدارمی: 684)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: غُفْرَانَکَ یعنی اے اللہ تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں (کچھ دیر مصروف رہنے پر)۔

آدَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

کسی کے گھر جانے کے آداب

(23)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ (بخاری: 6245)۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے۔

(24)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي، فَدَقَقْتُ

Islam The World Religion

الْبَابَ، فَقَالَ: مَنْ ذَا فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: أَنَا أَنَا، كَأَنَّهُ كَرِهَهَا (بخاری: 6250)۔

ترجمہ: حضرت محمد بن منکدِر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس قرض کے سلسلے میں حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں، میں۔ جیسے آپ نے اس جواب کو ناپسند فرمایا ہو۔

حُسْنُ الْاَخْلَاقِ

بہترین اخلاق وآداب

(25)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا (بخاری: 3559)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فحش گو اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

(26)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا (ابوداود: 4943)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔

(27)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ (المعجم الاوسط للطبرانی: 8991، مستدرک حاکم: 210، شعب الایمان: 10493)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔

Islam The World Religion

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ (بنی اسرائیل:23،24)۔

ترجمہ: اور آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ اے لوگو! اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر ان میں سے ایک یا وہ دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہنا اور انہیں جھڑکنا اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرنا۔ اور ان دونوں پر ایسی رحمت کرو نہ انکساری کے ساتھ اپنے کندھے ان پر جھکائے رکھو اور ان کے لیے یہ دعا کرتے رہو کہ اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا، تو بھی ان پر رحمت فرما۔

(28)۔ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ، قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمَانُ (بخاری :1968، ترمذی:2413)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عون بن ابی جحیفہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ بنایا۔ حضرت سلمان جب حضرت ابو درداء سے ملاقات کو گئے تو ان کی زوجہ کو گم سُم دیکھا۔ کہنے لگے آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ابو درداء کو دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں، اتنے میں حضرت ابو درداء پہنچ گئے۔ انہوں نے حضرت سلمان کے

Islam The World Religion

لیے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھانا کھالیں میرا تو روزہ ہے۔ انہوں نے کہا میں نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہ کھائیں۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ پھر جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداء نفل پڑھنے کیلئے چل پڑے۔ حضرت سلمان نے کہا سو جاؤ، وہ سو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر نفل پڑھنے چلے، حضرت سلمان نے کہا سو جاؤ، پھر جب رات کا آخری پہر ہوا تو حضرت سلمان نے کہا اب اٹھ جاؤ۔ اب ان دونوں نے نوافل پڑھے۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا: تیرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے، تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے، ہر حق دار کو اسکا حق ادا کرو، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ سے یہ ساری بات عرض کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا۔

(29)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (ابوداؤد: 4842)۔ ذکرہ مسلم تعلیقاً فی مقدمته والحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آیا کرو۔

(30)۔ وَعَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ (ابوداؤد: 4888)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگوں کے عیب تلاش کرو گے تو انہیں برا بنا کے چھوڑو گے۔

(31)۔ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ (الجامع الصغیر: ۹۱۷۳)۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مجلسیں (باہمی گفتگو) امانت ہوتی ہیں۔

(32)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ (الجامع الصغیر: ۹۲۰۱)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

(33)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ (مسند احمد:7495، ترمذی:1955)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔

(34)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَهَادُوا تَحَابُّوا (السنن الکبری للبیہقی:11946)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحفے دو محبت بڑھاؤ۔

(35)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (بخاری:48، مسلم:221، نسائی:4105، ترمذی:1983، ابن ماجہ:3939)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(36)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اَبُوكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ (بخاری:5971، مسلم:6500، ابن ماجہ:2706)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے سلوک کا حقدار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس کے بعد عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ، پھر تیرا اس سے اگلا قریبی پھر اس سے اگلا قریبی۔

(37)۔ عَنْ كُلَيْبٍ الْجُهَنِيِّ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَكْبَرُ مِنَ الْأُخْوَةِ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ (مجمع الزوائد: ۱۳۴۳۸)۔

ترجمہ: حضرت کلیب جہنی جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بڑا بھائی باپ کی جگہ ہے۔

(38)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ (بخاری: 6475)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

(39)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي، قَالَ لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَاراً، قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو (بخاری: 6116، ترمذی: 2020، مؤطا الامام مالک، باب ما جاء فی الغضب: 11، مسند احمد: 6635) صحیح۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: غصہ نہ کر، اس نے کئی بار یہی سوال کیا آپ نے فرمایا: غصہ نہ کر۔

(40)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عَلِّمُوا، وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ، وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ (مسند احمد: 2556، مسند اسحاق بن راھویہ: 760، مجمع الزوائد: 548)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: علم سکھاؤ، اور آسانیاں پیدا کرو مشکلات پیدا نہ کرو، جب تجھے غصہ آئے تو چپ کر جا، جب تجھے غصہ آئے تو

Islam The World Religion

چپ کر جا، جب تجھے غصہ آئے تو چپ کر جا۔

(41)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ (بخاری: 3173)۔

ترجمہ: حضرت سہل بن ابی حثمہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بڑے کو پہلے موقع دو، بڑے کو پہلے موقع دو۔

(42)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ، وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ، فَأَعْطَى رَسُولَ اللهِ ﷺ الْقَدَحَ، فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ: وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ، أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدَكَ، فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ (بخاری: 2352)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے لیے گھر میں پلی ہوئی ایک بکری کا دودھ دوہا گیا، جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی کے گھر میں پلی تھی۔ پھر اس کے دودھ میں اس کنویں کا پانی ملا کر جو انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اسے پیا۔ جب اپنے دہن مبارک سے پیالہ آپ نے جدا کیا تو بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں طرف ایک دیہاتی تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ ڈرے کہ آپ یہ پیالہ دیہاتی کو نہ دے دیں۔ اس لیے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو دے دیجئے۔ آپ نے پیالہ اسی دیہاتی کو دیا جو آپ کی دائیں طرف تھا۔ اور فرمایا کہ دائیں طرف والا زیادہ حق دار ہے، پھر وہ جو اس کی داہنی طرف ہو۔

(43)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ، وَاللهُ يُحِبُّ إِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ (مُسند ابی یعلیٰ: 4296)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے، اور اللہ تعالیٰ لاچار کی مدد کو پسند فرماتا ہے۔

(44)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

Islam The World Religion

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ (بخاری:6484)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جس نے اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے ہجرت کر لی۔

(45)۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، يَلْتَقِيَانِ: فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ (بخاری:6237)۔

ترجمہ: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کیلیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔ جب وہ ملیں تو پہلا ایک طرف منہ پھیر لے اور دوسرا دوسری طرف۔ اور دونوں میں اچھا وہ ہے جو سلام پہلے کرے۔

(46)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، فَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهٖ (مسند ابی یعلیٰ: 3315، شعب الایمان: 7444، 7445، 7446، 7447)۔ حسن لطرقہ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مخلوق اللہ کا عیال ہے، اللہ کو سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو اس کے عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

(47)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ (بخاری:6490)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اس آدمی کو دیکھے جو اس پر فضیلت دیا گیا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھے۔

(48)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Islam The World Religion

قَالَ: اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللہِ وَالْعُجْلَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ (ترمذی:2012)۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔

حِفْظُ اللِّسَانِ

زبان کا صحیح استعمال

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا (بنی اسرائیل:53)۔

ترجمہ: اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ: وہ بات زبان پر لایا کریں جو مناسب ترین ہو۔ اس میں شک نہیں کہ شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے، بلاشبہ شیطان انسان کا واضح دشمن ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (الاحزاب:70)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات سیدھی سیدھی کیا کرو۔

(49)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ، مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا، يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ المَشْرِقِ (بخاری:6477)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی بے احتیاطی کی بات ہے) جس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور گر جاتا ہے کہ (مغرب سے) مشرق کی دوری سے بھی زیادہ۔

(50)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللہِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللہُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللہِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ (بخاری:6578)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اللہ

Islam The World Religion

کی پسندیدہ باتوں میں سے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ اللہ کو ناراض کرنے والی باتوں میں سے ایک ایسی بات زبان سے نکالتا ہے جسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔

(51)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ، بَكْمَاءُ، عَمْيَاءُ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ (ابوداود:4264)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک فتنہ ہوگا، جو بہرہ، گونگا اور اندھا ہوگا (یعنی تیزی سے پھیلے گا)۔ جو اس کی طرف تھوڑا سا بھی بڑھے گا، تو وہ فتنہ تیزی سے اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اور اس فتنے میں زبان چلانا ایسے ہوگا جیسے کہ تلوار چلانا۔

اس حدیث میں حالاتِ حاضرہ کا مکمل نقشہ موجود ہے۔ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ: فتنوں کا ایک دور آئے گا جس میں لوگوں کی مدد نہ ہو سکے گی۔ لوگوں کو اس فتنے میں سے نکلنے کا طریقہ سمجھ نہیں آئے گا۔ حق اور باطل میں تمیز نہیں کریں گے۔ نصیحت کو قبول نہیں کریں گے۔ بلکہ جو بولے گا نقصان اٹھائے گا اور امتحان میں ڈال دیا جائے گا۔

(52)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ (بخاری قبل:6023)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میٹھا بول صدقہ ہے۔

(53)۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ الشَّمْسُ، قَالَ: تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ تَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ مَتَاعَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَقَالَ: اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَقَالَ: كُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ

Islam The World Religion

الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ (احمد:8183)۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے، نیز فرمایا کہ دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے، کسی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد فراہم کرنا یا اس پر کسی کا سامان لادنے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے، اچھی بات بھی صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف اٹھاؤ، وہ بھی صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَالنَّهْيُ عَنِ الظُّلْمِ

مسلمان سے محبت کرو اور کبھی ظلم نہ کرو

(54)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ (بخاری:481)۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔

(55)۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (بخاری:57)۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا بھلا کرنے کی بیعت کی تھی۔

(56)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری:2442)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہیں کرتا اور اسے گرفتار نہیں کراتا۔ جو شخص اپنے

Islam The World Religion

بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

(57)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ. اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (بخاری:2447، مسلم:6577، دارمی:2519، ترمذی:2030)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوگا۔

اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِیمَانِ

حیاء ایمان کا حصہ ہے

(58)۔ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِیمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِیمَانِ (بخاری:9، مسلم:152، 153، ترمذی:2614، نسائی:5019، ابن ماجہ:57)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ اور حیا (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(59)۔ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِیمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ - أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ - شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللہُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِیقِ، وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِیمَانِ (مسلم:35)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کی ستر، یا شاید فرمایا کہ: ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے سب سے افضل: لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللہُ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(60)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَیَاءُ لَا یَأْتِی إِلَّا بِخَیْرٍ (بخاری:6117، مسلم:156)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حیاء صرف بھلائی ہی فراہم کرتی ہے۔

(61)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى، إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (بخاری: 3483، 3484، 6120، ابوداود: 4797، ابن ماجہ: 4183)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگلی نبوتوں کے کلام سے جو کچھ لوگوں نے پایا اس میں سے یہ تھا کہ ''اگر تجھے حیاء نہیں تو جو چاہے کرتا رہ۔

إِفْشَاءُ السَّلَامِ

السلام علیکم کثرت سے کہا کرو

(62)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ (بخاری: 12، مسلم: 160، ابن ماجہ: 3253)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اسلام کی کون سی خصلت سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو کھانا کھلاؤ اور سلام کہو خواہ تم اگلے کو جانتے ہو یا نہیں۔

(63)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ (شعب الایمان للبیہقی: 8786)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا: سلام میں پہل کرنیوالا تکبر سے بری ہے۔

(64)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَلسَّلَامُ قَبْلَ السُّؤَالِ فَمَنْ بَدَأَكُمْ بِالسُّؤَالِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِيْبُوْهُ (الجامع الصغیر: ۴۸۴۴)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سوال سے پہلے سلام۔ جس نے سلام سے

Islam The World Religion

پہلے سوال کر دیا اسے جواب نہ دو۔

(65)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ (ترمذی:2698)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کیا کرو، یہ سلام تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے خیر و برکت کا باعث ہوگا۔

اَلرِّفْقُ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

ہر معاملے میں نرمی سے کام لو

(66)۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ (بخاری:6024)۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ یعنی تمہیں موت آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا کہ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ (یعنی تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو)۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو، اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ وَعَلَيْكُمْ یعنی تم پر بھی وہی ہو۔

Islam The World Religion

(67)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ (بخاری:220)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ تو لوگ اس پر جھپٹنے لگے۔ (یہ دیکھ کر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا بھرا ہوا ڈول یا کچھ کم بھرا ہوا ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم نرمی کے لیے بھیجے گئے ہو، سختی کے لیے نہیں۔

(68)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاْءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ (بخاری:219، مسلم:661)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے کہا رک جا، رک جا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا پیشاب نہ روکو۔ اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا یہ مسجدیں اس پیشاب جیسی چیزوں کے لیے نہیں ہوتیں اور نہ ہی نجاست کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ تو اللہ کے ذکر کے لیے، نماز کے لیے اور قرآن پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یا جیسے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سمجھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاضرین میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ایک ڈول لایا اور اس پر بہا دیا۔

Islam The World Religion

تَعۡلِيۡمُ الۡاٰدَبِ

ادب سیکھو

(69)۔ وَعَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمۡ فَلۡيَقُلۡ ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ، وَلۡيَقُلۡ لَهٗ اَخُوۡهُ اَوۡصَاحِبُهٗ يَرۡحَمُكَ اللّٰهُ ، فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرۡحَمُكَ اللّٰهُ فَلۡيَقُلۡ يَهۡدِيۡكُمُ اللّٰهُ وَيُصۡلِحُ بَالَكُمۡ

(بخاری:6224،ترمذی:2741،ابوداؤد:5033،ابن ماجہ:3715)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ کہنا چاہیے اور اس کا ساتھی جب یہ سنے تو کہے يَرۡحَمُكَ اللّٰهُ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر چھینکنے والا یہ کہے يَهۡدِيۡكُمُ اللّٰهُ وَيُصۡلِحُ بَالَكُمۡ یعنی اللہ آپ کو ہدایت پر رکھے اور آپ کے معاملات درست فرمادے۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

Islam The World Religion

دوسرا باب:

هَدِيَّةُ السَّالِكِيْنَ

(مسلمان کی صوفیانہ زندگی)

Islam The World Religion

اِصۡلَاحُ النَّفۡسِ

نفس کی اصلاح

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (الاعراف:199)۔

ترجمہ: معاف کرنا اپنا وطیرہ بناؤ، اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ موڑ لو۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا جبریل علیہ السلام سے پوچھا: اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ اَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ جو آپ پر ظلم کرے اس سے درگزر فرمائیں، اور جو آپ کو محروم کرے آپ اسے عطا فرمائیں اور جو آپ سے قطع تعلق کرے آپ اس کے ساتھ تعلق جوڑیں (ابن جریر:12071)۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ
ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ
الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا
مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا
وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا
تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ (الفرقان:63 تا 76)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو یہ انہیں کہہ دیتے ہیں: سلام۔ اور وہ بندے اپنے رب کی خاطر سجدے اور قیام میں رات گزارتے ہیں۔ اور وہ بندے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ہٹا دے بلا شبہ اس کا عذاب تباہ کن ہے۔ اور وہ برا ٹھکانہ اور مقام ہے۔ اور وہ بندے جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ ہی کنجوسی کرتے ہیں اور ان دو چیزوں کے درمیان اعتدال کو قائم رکھتے ہیں۔ اور وہ اللہ کے علاوہ کسی معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ ہی کسی انسان کو قتل کرتے ہیں جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہو، سوائے قتل کی شرعی سزا کے، اور نہ ہی وہ بندے بدکاری کرتے ہیں، اور جو ایسی حرکت کرے گا جہنم کا حقدار ہوگا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور اسے اسی عذاب میں ہمیشہ توہین کے ساتھ رکھا جائے گا۔ سوائے اس آدمی کے جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک اعمال اختیار کیے، تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے گناہوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جس نے توبہ کر لی اور نیک عمل کیے تو وہی تو ہے جو اللہ کی طرف اس طرح پلٹتا ہے جیسے پلٹنا کا حق ہے۔ اور (اللہ کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب فضولیات کے پاس سے گزرتے ہیں تو باعزت آدمی کی طرح گزر جاتے ہیں۔ اور انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔ اور وہ لوگ دعا مانگتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! ہماری ازواج اور ہماری اولاد کی طرف سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے بالا خانے عطا ہوں گے اور وہاں ان کی عزت افزائی ہوگی اور سلام پیش کیا جائے گا۔ وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے، وہ بہترین ٹھکانہ اور قیام گاہ ہے۔

وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ، وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ، وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ

Islam The World Religion

مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ، يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ، يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ، وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ، وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (لقمان:13 تا19)۔

ترجمہ: وہ بھی کیا وقت تھا جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک کبھی نہ کرنا۔ بلا شبہ شرک کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں بھلائی کی تاکید کی ہے۔ اس کی وہ ماں جس نے اسے کمزوری پر کمزوری برداشت کر کے پیٹ میں اٹھائے رکھا۔، اور اس کا دودھ چھوٹنے کی مدت دو سال ہے۔ تاکید یہ کی ہے کہ: میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر۔ تم سب نے میرے پاس لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ تم پر زور ڈالیں کہ تم میرے ساتھ اس چیز کو شریک بناؤ جس کے بارے میں تجھے کچھ علم ہی نہیں تو اس بارے میں ان کی اطاعت نہ کرنا، البتہ دنیا کی حد تک انکے ساتھ بھلائی سے رہو اور صرف اسی شخص کے راستے کی پیروی کر جس نے مجھ سے لو لگا رکھی ہو۔ پھر تم سب کی واپسی میرے پاس ہی ہوگی، اس وقت میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم لوگ کیا کرتے رہے تھے ۔ اے میرے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر باریک ہو اور وہ ہو بھی کسی پتھر کی چٹان کے اندر یا آسمانوں یا زمین میں کہیں چھپی ہو تو اللہ اسے نکال لائے گا۔ بلا شبہ اللہ بڑا باریک بین ہے، خبردار ہے۔ اے میرے بیٹے! نماز قائم کر اور لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور انہیں برائی سے منع کر، اور تمہیں جو تکلیف آئے اس پر صبر کر۔ بے شک یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔ اور غرور کرتے ہوئے اپنا رخ لوگوں سے نہ پھیر اور زمین پر اکڑتے ہوئے مت چل۔ بلا شبہ اللہ کسی اکڑنے والے متکبر کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو آہستہ رکھ۔ بے شک سب آوازوں میں بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔

(73)۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

Islam The World Religion

عَنْهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَتْ: كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ. ثُمَّ قَالَتْ: تَقْرَأُ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ؟ اقْرَأْ {قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ} [المؤمنون: 1] حَتَّى بَلَغَ الْعَشْرَ. فَقَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ (مستدرک حاکم:3532)۔صحیح

ترجمہ: حضرت یزید بن بابنوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: اے ام المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق ''قرآن'' تھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم سورۃ ''مومنون'' پڑھتے ہو۔ پڑھو: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المومنون: 1) ''بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے''۔ یہی دس آیتیں مسلسل تلاوت کیں اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق ایسا تھا۔

وہ دس آیتیں یہ ہیں:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ① الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ② وَالَّذِيْنَ
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ③ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ④ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ⑤ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُوْمِيْنَ ⑥ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ⑦ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ⑧ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ⑨ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْوٰرِثُوْنَ ⑩ (المومنون: 1 تا 10)۔

ترجمہ: بلاشبہ ایمان والے دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گئے، یہ لوگ وہ ہیں جو اپنی نماز میں ڈر رہے ہوتے ہیں، اور یہی لوگ فضولیات سے نفرت کرتے ہیں، اور یہی لوگ زکوۃ کی ادائیگی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں، اور یہی لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سواء اپنی بیویوں کے اور اپنی کنیزوں کے، کیونکہ ان کے معاملے میں ان پر کوئی ملامت نہیں، اور اس کے علاوہ جو جھک مارے گا وہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہوں گے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں کی ادائیگی اور وعدوں کی وفا کا پورا خیال رکھتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنت کے وارث ہیں۔

Islam The World Religion

اُذْكُرُوا اللهَ

اللہ کا ذکر کثرت سے کرو

اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:28)۔

ترجمہ: جولوگ ایمان لائے ہیں، اللہ پر اعتماد رکھنے کی وجہ سے ان کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے ہمیشہ یاد رکھنا! جب اللہ یاد آتا ہے تو دلوں کو اطمینان مل جاتا ہے۔

فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ (النساء:103)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ کو یاد کرو کھڑے ہوکر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل۔

(74)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ حَتّٰى يَقُوْلُوا مَجْنُوْنٌ (مسند احمد:11593،11614)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو حتی کہ لوگ کہیں مجنوں ہے۔

(75)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا اَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللهِ (ترمذی:3377،ابن ماجہ:3790)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں سب سے پاکیزہ، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا، تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے زیادہ بہتر اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے جنگ کرو، وہ تمہاری گردنیں ماریں اور تم ان کی گردنیں مارو؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا اللہ کا ذکر۔

Islam The World Religion

(76)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِی بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْباً مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (ترمذی:3375،ابن ماجہ:3793)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ! اسلام کے احکام مجھے کثرت سے نظر آتے ہیں۔ مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس پر عمل کروں۔ فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

حُبُّ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ﷺ

محبتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(77)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (البخاری: 15،مسلم: 169،النسائی: 5013،5014،ابن ماجۃ: 67)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

(78)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَذْکُرُ النَّبِیَّ ﷺ قَطُّ اِلَّا بَکٰی (الدارمی: 87)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد اپنے والد کی زبانی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے سنا وہ ہمیشہ رونے لگتے تھے (یعنی انہیں بے اختیار رونا آجاتا تھا)۔

(79)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ وَمَالِہٖ (مسلم: 7145)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ کاش وہ مجھے اپنے اہل وعیال اور مال و دولت کے بدلے میں دیکھ سکے۔

(80)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (البخاری: 15، مسلم: 169، النسائی: 5013، 5014، ابن ماجۃ: 67)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

(81)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ مَتَی السَّاعَۃُ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدْتَّ لِلسَّاعَۃِ قَالَ حُبَّ اللہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَ: فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحاً اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَنَسٌ: فَاَنَا اُحِبُّ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَھُمْ بِحُبِّیْ اِیَّاھُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِھِمْ (البخاری: 3688، مسلم: 6713)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا: تونے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا (میں نے اس کیلئے کوئی تیاری نہیں کی، مگر) اللہ اور اسکے رسول سے محبت۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہوگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسلام لانے کے بعد کسی بات پر اتنا خوش نہیں ہوئے تھے جتنا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر خوش ہوئے کہ تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تونے محبت کی۔

Islam The World Religion

ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں اللہ اور اس کے رسول اور ابوبکر اور عمر سے محبت کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان سے محبت کرنے کی برکت سے ان کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔

صُحْبَةُ الصَّالِحِيْنَ

اچھی صحبت اور پر خلوص ملاقات

اَلْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ (الزخرف:67)۔

ترجمہ: سب دوست اُس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔

(82)۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْنَا صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ، فَقَالَ: أَزَائِرِينَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ خَاضَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَمَنْ عَادَ أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ خَاضَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ (المعجم الکبیر للطبرانی:7389)۔

ترجمہ: حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے فرمایا: زیارت کی غرض سے آنا ہوا؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے مومن بھائی کی زیارت کی تو وہ جنت کے باغیچوں میں گھومتا رہا جب تک واپس نہیں جاتا۔ اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی وہ بھی جنت کے باغوں میں گھومتا رہا جب تک واپس نہیں پلٹتا۔

(83)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا لِغَيْرِهِ، الْتِمَاسَ مَوْعُودِ اللهِ وَتَنَجَّزَ مَا عِنْدَ اللهِ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُنَادُونَهُ مِنْ خَلْفِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ: أَلَا طِبْتَ، وَطَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ (شعب الایمان:8609)۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی خاطر اپنے بھائی کی زیارت کی، اس کا کوئی دوسرا مقصد نہیں تھا۔ اس کے مدنظر

Islam The World Religion

صرف اللہ کی طرف سے عطاؤں کا وعدہ تھا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسی کا خود کو حقدار بنانا چاہتا تھا تو ایسے شخص کے لیے اللہ 70 ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اسے پیچھے سے آواز دیتے ہیں کہ: کیا تم خوش نہیں ہو حالانکہ جنت تمہارے انتظار میں خوش ہے۔ فرشتے یہ آواز دیتے رہتے ہیں جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا۔

(84)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ (موطا مالک کتاب الشعر باب ما جاء فی المتحابین فی اللہ:16، المسند لاحمد بن حنبل:22030)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہوگئی میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر، میری خاطر مل بیٹھنے والوں پر، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر۔

(85)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخاً لَّهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ فِي مَدْرَجَتِهِ مَلَكاً، قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ أُرِيدُ أَخاً لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ، قَالَ فَإِنِّي رَسُولٌ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ (مسلم:6549)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی زیارت کے لیے دوسرے گاؤں میں گیا۔ اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ اس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ کہا اس گاؤں میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے جا رہا ہوں۔ پوچھا کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کا عوض لینے جا رہے ہو؟ کہا نہیں سوا اسکے کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں تیری طرف بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے جیسا کہ تو نے اِس سے اسکی خاطر محبت کی۔

Islam The World Religion

(86)۔ وَعَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ (ابوداؤد:4833،ترمذی:2378)۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے،تم میں سے ہر ایک کو غور کر لینا چاہیے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا کس کے ساتھ ہے۔

(87)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ (ترمذی:2345)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ان میں سے ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوتا تھا اور دوسرا تجارت کرتا تھا۔تاجر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے بھائی کے خلاف (کام چوری کی) شکایت کی۔آپ نے فرمایا شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

(88)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الذَّاكِرِيْنَ اِنَّهُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِي قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ (بخاری:6408،مسلم:6839)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ: یہ ایسی قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔ایک روایت میں ہے کہ یہ ایسے جلیس ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا۔

(89)۔ عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً (بخاری:۵۵۳۴،مسلم:۶۶۹۲)۔

ترجمہ: اچھی محفل کی مثال ایسے ہے کہ جیسے عطار ہو۔یا وہ تمہیں خوشبو تحفے میں دے دیگا یا تم اس سے خرید لو گے یا کم از کم خوشبو تم تک پہنچ جائیگی اور بری محفل کی مثال ایسے ہے جیسے کوئلوں کو

Islam The World Religion

پھونک مارنے والا ہو۔ یا وہ تیرے کپڑے جلا دے گا یا گندی بد بو تجھ تک پہنچ جائیگی۔

(90)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْ غِبًّا، تَزْدَدْ حُبًّا (المعجم الاوسط للطبرانی: 1754، شعب الایمان: 8007 عن ابی ذر، مستدرک حاکم: 5477 عن حبیب بن مسلمۃ)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن چھوڑ کر زیارت کیا کر، اس سے محبت بڑھے گی۔

(91)۔ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ (بخاری قبل: 6129)۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے ملاقات کرلیا کرو لیکن خیال رکھنا کہیں اپنا دین زخمی نہ کرلینا۔

(92)۔ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْوَرَّاقِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عُثْمَانَ، عَنِ الصُّحْبَةِ، فَقَالَ: الصُّحْبَةُ مَعَ اللهِ بِحُسْنِ الْأَدَبِ، وَدَوَامِ الْهَيْبَةِ، وَالصُّحْبَةُ مَعَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ وَلُزُومِ ظَاهِرِ الْعِلْمِ، وَالصُّحْبَةُ مَعَ أَوْلِيَاءِ اللهِ بِالِاحْتِرَامِ وَالْحُرْمَةِ، وَالصُّحْبَةُ مَعَ الْأَهْلِ بِحُسْنِ الْخُلُقِ، وَالصُّحْبَةُ مَعَ الْإِخْوَانِ بِدَوَامِ الْبِشْرِ وَالِانْبِسَاطِ مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، وَالصُّحْبَةُ مَعَ الْجُهَّالِ بِالدُّعَاءِ لَهُمْ، وَالرَّحْمَةِ عَلَيْهِمْ، وَرُؤْيَةِ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكَ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَلِكَ بِمَا ابْتَلَاهُمْ بِهِ (شعب الایمان: 7754)۔

ترجمہ: حضرت ابوالحسین وراق کہتے ہیں کہ میں نے ابوعثمان سے صحبت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی صحبت میں رہنے کا طریقہ: حسنِ ادب اور دائمی ہیبت ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا طریقہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع اور ظاہری علم پر ڈٹے رہنا ہے۔ اور اولیاء اللہ کی صحبت میں رہنے کا طریقہ: احترام اور ان کی حرمت کا لحاظ ہے۔ گھر والوں کی صحبت میں رہنے کا طریقہ: حسنِ اخلاق ہے۔ اور مسلمان بھائیوں کی صحبت میں رہنے کا طریقہ: ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آنا اور کھلے دل کا مظاہرہ ہے جب تک اس میں سے کوئی چیز گناہ نہ ہو۔ اور جاہلوں کی

Islam The World Religion

صحبت میں رہنے کا طریقہ: ان کے لیے دعا اوران پر رحمت کرنا ہے اور اللہ کی نعمت کا اعتراف ہے کہ اس نے تمہیں اس جہالت میں ڈال کرنہیں آزمایا جس میں انہیں مبتلاء کیا ہے۔

مَدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ

لوگوں کی دلجوئی صدقہ ہے

(93)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ (صحیح ابن حبان:۴۷۱)۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی دل جوئی صدقہ ہے۔

فَضْلُ الْخِدْمَةِ

خدمت کے فوائد

(94)۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْلِي صَاحِبِي (بخاری:3661،4640)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے پاس بھیجا توتم سب نے کہا تم جھوٹے ہو، اور ابوبکر کہتا رہا وہ سچا ہے، اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میری خدمت کی، کیا تم لوگ میری خاطر میرے یار سے باز رہو گے؟

(95)۔ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ عَنْ عَوْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ حَصِيْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ عَصَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ رِدَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ فِي رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ الرَّاحِلَةِ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ سِوَاكِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ صَاحِبَ الْمِيْضَاةِ وَصَاحِبَ النَّعْلَيْنِ (مسند الامام الاعظم صفحته184)۔ اَلْحَدِيْثُ

Islam The World Religion

صَحِيحٌ وَشَاهِدُهٗ فِي الْبُخَارِيِّ حدیث رقم: 6278،3287

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ عون سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چٹائی والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عصا والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسواک والے تھے۔ اور لوٹے والے تھے اور نعلین والے تھے۔

(95)۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ (ترمذی: 3581)۔

ترجمہ: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ: میرے والد (حضرت سعد) نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا تھا تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کروں۔

(97)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَتْ بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا، وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا أُنَيْسٌ ابْنِي، أَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللهَ لَهُ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، قَالَ أَنَسٌ: فَوَاللهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ، وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ (مسلم: 6376)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری والدہ (انس کی والدہ) مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آئیں۔ مجھے اپنے آدھے دوپٹے کا تہبند باندھ رکھا تھا اور آدھے کی چادر اوڑھائی ہوئی تھی۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ چھوٹا سا انس میرا بیٹا ہے، اسے میں آپ کے پاس اس لیے لائی ہوں کہ یہ آپ کی خدمت کرے، آپ اس کے لیے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ اس کے مال اور اس کی اولاد میں کثرت فرما۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم آج میرا مال بھی کثرت سے ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو (100) سے زیادہ ہیں۔

Islam The World Religion

(98)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِيْ بِهِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيْهِ (بخاری:1982، مسلم:6372)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (میری والدہ) اُم سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، تو آپ ﷺ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی جسکی میرے لیے دعا نہ فرمائی ہو، فرمایا: اے میرے اللہ اسے مال اور اولاد عطاء کر اور اسکے لیے اس میں برکت ڈال۔

(99)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ (بخاری:2888)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت جریر بن عبداللہ کی صحبت میں رہا، وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ انس (یعنی مجھ) سے بڑے تھے۔

حضرت عبداللہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَلتَّوَاضُعُ تَرْكُ التَّمْيِيْزِ فِي الْخِدْمَةِ یعنی عاجزی یہ ہے کہ بلا تمیز ہر کسی کی خدمت کی جائے (رسالہ قشیریہ صفحہ ۱۸۵)۔

حضرت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَدَبُ المرِيدِ فِي اِلْتِزَامِ حُرُمَاتِ الْمَشَائِخِ وَخِدْمَةِ الْأَخْوَانِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْأَسْبَابِ وَحِفْظِ آدَبِ الشَّرْعِ فِي نَفْسِهِ یعنی مرید کا ادب اس چیز میں ہے کہ: اپنے مشائخ کی حرمت اور احترام کو لازم پکڑے، اور پیر بھائیوں کی خدمت میں لگا رہے، اور اسبابِ دنیا سے نکل جائے، اور اپنے نفس پر شریعت کے ادب کو لازم قرار دے (نفحات الانس صفحہ ۲۴۲)۔

صاحبِ طریقت کے لیے ضروری ہے کہ اپنے پاس آنے والوں کو اللہ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کا بھیجا ہوا سمجھے اور اسی نسبت سے اس کا احترام کرے۔ لنگر پانی اور ہر خدمت کے لیے کمر بستہ رہے اور آنے والوں سے پوچھے میرے لیے کیا حکم ہے؟

اَلْاَدَبُ رُوْحُ الْاِسْلَامِ

Islam The World Religion

ادب اسلام کی روح ہے

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (الحجرات:۲)۔

ترجمہ: نبی کی آواز سے اپنی آوازیں بلند نہ کرو اور انکے سامنے زیادہ بلند آواز سے بات نہ کرو جیسے ایک دوسرے کیساتھ تمہارے بلند آواز سے بات کرتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

(70)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ، فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَبُوهُ: يَا عَبْدَ اللهِ! لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْنِيهِ، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ لَكَ، فَاشْتَرَاهُ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ (بخاری:2115)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: وہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، اور وہ (اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے، وہ اونٹ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ تو ان کے والد (حضرت عمر) ان سے کہتے تھے: اے عبداللہ! نبی کریم ﷺ سے آگے کوئی نہ بڑھے۔ تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا: یہ اونٹ مجھے فروخت کردو، حضرت عمر نے عرض کیا: یہ آپ کا ہوا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو خرید لیا، پھر آپ نے فرمایا: اے عبداللہ! یہ آپ کا ہوا، آپ اس کا جو چاہو کرو۔

(71)۔ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ شَاعِرًا مَدَحَ بِلَالَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللهِ خَيْرُ بِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذَبْتَ، لَا بَلْ بِلَالُ رَسُولِ اللهِ خَيْرُ بِلَالٍ (ابن ماجہ:152 احمد:5638)۔

ترجمہ: حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی شاعر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے بلال رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے یہ کہہ دیا: عبداللہ کا بیٹا بلال ہر بلال سے اچھا ہے۔

Islam The World Religion

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو جھوٹ کہتا ہے، ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ کے رسول ﷺ کا بلال (رضی اللہ عنہ) ہر بلال سے اچھا ہے۔

(71)۔ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ: ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے آپ سے بہتر کوئی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا اگر تم کہتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے تو میں تمہیں قتل کر دیتا، اور اگر تم کہتے کہ میں نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا ہے تو میں تمہیں کوڑے مارتا لَوْ اَخْبَرْتَنِیْ اَنَّكَ رَأَيْتَ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ لَاَوْجَعْتُكَ عُقُوْبَةً (کتاب الآثار لابی یوسف: ۹۲۴)۔

(71)۔ عن عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ: مَا تَغَنَّيْتُ وَلَا تَمَنَّيْتُ وَلَا مَسِسْتُ ذَكَرِيْ بِيَمِيْنِيْ مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ (ابن ماجہ: 311)۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نہ کبھی گانا گایا، نہ جھوٹ بولا، اور نہ عضو خاص کو دائیں ہاتھ سے چھوا، جب سے میں نے اس (ہاتھ) سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔

اُذْكُرِ الْمَوْتَ يَا اَخِيْ

موت کو یاد رکھ پیارے

(100)۔ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ، فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ، فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا: رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ وَمَرَّ حَدِيْثُ الْإِحْسَانِ (الترمذی: 2333، ابن ماجة: 4114)۔

الحدیث صحیح ورواہ البخاری الی عابر سبیل برقم: 6416۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کو پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم بے وطن ہو یا مسافر ہو۔ اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو۔ (مجاہد فرماتے ہیں) مجھے ابن عمر نے فرمایا: جب تم صبح کرو تو اپنے آپ کے ساتھ شام کی بات مت کرو (یعنی شام کا انتظار نہ کرو)، اور جب شام ہو جائے تو اپنے آپ کے ساتھ صبح کی بات مت کرو، اپنے بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت سے فائدہ اٹھاؤ، اور اپنی موت سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھاؤ، اللہ کے بندے! تجھے کچھ خبر نہیں کل تمہارا نام کیا ہوگا (زندہ یا مردہ)۔

(101)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ (بخاری:6412)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جنہیں بہت سے لوگ ضائع کر رہے ہیں: صحت اور فرصت۔

عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ

بیمار پرسی

(102)۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ (مسلم:6551، ترمذی:967)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی مسلمان کی عیادت اس کا کوئی مسلمان بھائی کرتا ہے تو وہ جنت کے خوشے میں رہتا ہے حتیٰ کہ واپس آ جائے۔

(103)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ، قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ؟، قَالَ: إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ (مسلم:5651)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Islam The World Religion

مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کیا کیا ہیں؟ فرمایا: جب تو اس سے ملے تو اسے السلام علیکم کہہ، جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر، جب وہ تجھ سے مشورہ مانگے تو بہترین مشورہ دے، جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہہ، جب وہ بیمار ہو تو عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کی میت کے ساتھ جا۔

(104)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي. قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ. اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ، يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ. اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي، يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ. اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي (مسلم:6556)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی، تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا

Islam The World Religion

میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔

لَا تَتَّبِعْ هَوَاكَ

خواہشات پر قابو رکھیں

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ (الجاثیۃ:23)۔

ترجمہ: کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنے خواہش کو اپنا معبود بنالیا۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (الاعلیٰ:۱۴)۔

ترجمہ: اس نے فلاح پائی جس نے تزکیہ اختیار کیا۔

نفس پرستی انسان کا بنیادی مرض ہے۔ صبر۔ شکر۔ اخلاق۔ محبت۔ رضا۔ اچھی زبان کا استعمال۔ ترکِ حسد۔ ترکِ تکبر۔ ترکِ لالچ۔ ترکِ ریا۔ سب اسی ایک مرض کے علاج ہیں۔ ورنہ پولیس کی ضرورت کیا ہے؟ فوج کی ضرورت کیا ہے؟ عدالت کی ضرورت کیا ہے؟

معاشرے کا اصل فساد کہ ہر کوئی اپنی مرضی چاہتا ہے۔ اس کا علاج شریعت کی پابندی ہے۔ ایک انسان کی اپنی مرضی ہے اور ایک اس کے رب کی مرضی ہے، اگر انسان وہ کرے جو رب کی مرضی ہے تو اسے اس کا رب وہ بھی دے دیتا ہے جو اس کی مرضی ہے، اور اگر انسان وہ کرے جو اس کی اپنی مرضی ہے تو اللہ اسے تھکا دے گا اس میں جو اس کی مرضی ہے اور ہوگا پھر بھی وہی جو اللہ کی مرضی ہے۔

(105)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ (ابن ماجہ:257،شعب الایمان للبیہقی:1888)۔ ذَا حسن وَشَاهِدُهٗ صَحِيْحٌ (ابن ماجہ:4105)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہل علم حضرات علم کی حفاظت کریں اور اسے علمی اہلیت والوں کے سامنے رکھیں تو وہ اس کے ذریعے اپنے ہم زمانہ لوگوں کی سیادت کریں۔لیکن انہوں نے اسے دنیا والوں پر خرچ کیا ہے تاکہ ان کی دنیا میں سے کچھ حاصل کریں۔نتیجہ یہ نکلا کہ علماء دنیا والوں کے سامنے ہلکے پڑ گئے۔میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا: جس نے اپنی تمام ہمت ایک آخرت کے مشن پر لگادی اللہ اس کی دنیاوی مہمات میں خود کفایت فرمائے گا اور جس نے دنیا کے احوال کے پیچھے اپنی ہمت بکھیر دی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں، دنیا کی جس وادی میں چاہے بھٹک کر ہلاک ہو جائے۔

(106)۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ (ترمذی:1621، احمد:23951، 23965)۔

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بڑا مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔

(107)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ شَابٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُقَبِّلُ وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: لَا، فَجَاءَ شَيْخٌ فَقَالَ: أُقَبِّلُ وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَنَظَرَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَلِمْتُ لِمَ نَظَرَ بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ، إِنَّ الشَّيْخَ يَمْلِكُ نَفْسَهُ (مسند احمد:٦٧٤٨)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک نوجوان آیا، اس نے پوچھا: یا رسول اللہ کیا میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہوں؟ فرمایا: نہیں۔پھر ایک بوڑھا آدمی آیا، اس نے پوچھا: یا رسول اللہ کیا میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔صحابہ کرام نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے آپ لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف کیوں دیکھا۔دراصل بوڑھا آدمی اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

Islam The World Religion

لَا تَغْضَبْ

غصے پر قابو رکھو

(108)۔ لَا يَقْضِي الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ یعنی کوئی قاضی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غصے میں ہو(ابوداود:3589)۔

(109)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ(بخاری: 6114، مسلم:6643،ابوداؤد:4779)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(110)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ ؟ قَالَ: مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ یعنی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب، تیرے ہاں تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو قدرت کے باوجود معاف کر دے (شعب الایمان للبیہقی:۸۳۲۷)۔ضعیف

اَمْلِكْ لِسَانَكَ

زبان پر قابو

(111)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا (مسند احمد: 6481، 6654، ترمذی: 2501، دارمی:2715،شعب الایمان للبیہقی:4983)۔غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

Islam The World Religion

(112)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ (ترمذی:1977)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، بے حیا اور بدزبان نہیں ہوتا ہے۔

(113)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَا أَذْكُرُ أَوَّلَ رَجُلٍ قَطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، أُتِيَ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَكَأَنَّمَا أُسِفَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّكَ كَرِهْتَ قَطْعَهُ، قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي، لَا تَكُونُوا أَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ إِذَا انْتَهَى إِلَيْهِ حَدٌّ إِلَّا أَنْ يُقِيمَهُ، إِنَّ اللّٰهَ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (مستدرک حاکم:8155)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس آدمی کا نام نہیں بتاؤں گا، رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے جس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا، وہ ایک چور تھا، اس کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا لیکن حضور ﷺ کے چہرہ انور پر افسردگی کے آثار تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ لگتا ہے آپ کو اس کے ہاتھ کا ٹنا ناگوار گزر رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن اب مجھے اس سے کیا چیز منع کرے گی؟ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد نہ کیا کرو، امام کا تو فرض منصبی یہ ہے کہ جب کسی کے لئے حد ثابت ہو جائے تو وہ اس پر حد نافذ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے، بخشنے کو ہی پسند کرتا ہے، اس لئے لوگوں کو چاہیے کہ معاف کر دیا کریں اور درگزر سے کام لیں۔ کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(114)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ، قَالَ قِيلَ: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ (مسلم:2224)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک بندے سے دوسرے کو مرض نہیں لگتا، بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے نیک فال اچھی لگتی ہے۔ آپ

Islam The World Religion

سے عرض کیا گیا: نیک فال کیا ہے؟ فرمایا: اچھا لفظ (یعنی منہ سے کسی کے لیے اچھے الفاظ نکالنا)۔

(115)۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ: اِتَّقِ اللهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا (ترمذی:2407)۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے سارے اعضاء زبان کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں: تو ہمارے سلسلے میں اللہ سے ڈر اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔

(116)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَا فَتَكَلَّمَا ثُمَّ قَعَدَا وَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ خَطِيبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمْ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ فَإِنَّمَا تَشْقِيقُ الْكَلَامِ مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْراً (مسند احمد:۵۶۸۷، ابن حبان:۵۷۱۸)۔

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرمایا: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں مشرق سے دو خطیب آدمی آئے۔ دونوں نے کھڑے ہوکر خطاب کیا پھر دونوں بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے خطیب حضرت ثابت بن قیس کھڑے ہو گئے اور خطاب کیا۔ پھر بیٹھ گئے۔ لوگوں کو ان سب کا کلام بہت اچھا لگا۔ تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اے لوگو! کلام میں اپنا سادہ طریقہ جاری رکھو، کلام میں لفاظی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: بے شک بعض بیان میں جادو ہے۔

(117)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ (مسند احمد:143)۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے

Islam The World Religion

اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ایسے ہر منافق کی طرف سے ہے جو زبان چلانے کا ماہر ہوگا۔

(118)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ (ترمذی:2822)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

(119)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِیْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِیَ أَمَانَةٌ (ترمذی:1959،ابوداؤد:4868)۔حسن

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کوئی آدمی (تجھ سے) بات کرے، پھر پلٹ جائے (یعنی بات کہہ کر چلا جائے) تو وہ امانت ہے۔

اُتْرُكْ مَا لَا یَعْنِیْكَ

غیر ضروری کاموں میں مت الجھو

(120)۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُ مَا لَا یَعْنِیْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالتِّرْمِذِیْ عَنْهُمَا (موطا امام مالک ،کتاب حسن الخلق:3،ابن ماجہ:3976،ترمذی:2317،2318،مسند احمد:1737)۔صحیح

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو ترک کر دے جس سے اس کا تعلق نہیں۔

کَلِّمِ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ

لوگوں کی سمجھ سے بالاتر بات مت کرو

(121)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

Islam The World Religion

أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (ابوداود:4842)۔مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے انکے مرتبے کے مطابق پیش آؤ۔

(122)۔ وَقَالَ امیر المومنین عَلِيٌّ: حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللهُ وَرَسُولُهُ (بخاری:127)۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ لوگوں سے وہ باتیں کرو جنھیں وہ پہچانتے ہوں۔ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ لوگ اللہ اوراس کے رسول کو جھٹلا دیں؟

(123)۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَبَّدَ رَجُلٌ فِي صَوْمَعَةٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَأَعْشَبَتِ الْأَرْضُ فَرَأَى حِمَارًا يَرْعَى فَقَالَ: يَا رَبِّ لَوْ كَانَ لَكَ حِمَارٌ لَرَعَيْتُهُ مَعَ حِمَارِي فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيًّا مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيْهِ ، فَأَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَيْهِ: إِنَّمَا أُجَازِي الْعِبَادَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ (شعب الایمان:4319)۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی نے اپنے عبادت خانے میں عبادت کی، بارش ہوئی تو زمین میں خوب گھاس اُگی۔اس نے ایک گدھا دیکھا جو چر رہا تھا۔ کہنے لگا: اے میرے رب! اگر تیرا کوئی گدھا ہوتا تو میں اسے اپنے گدھے کے ساتھ گھاس چراتا۔ یہ بات بنی اسرائیل کے ایک نبی تک پہنچی۔اس نبی نے اس آدمی کو ڈانٹنا چاہا۔اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ: میں اپنے بندوں سے ان کی عقل کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔

كُنْ فِي مِهْنَةِ أَهْلِكَ

گھر کے کام خود کرو

(124)۔ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ - تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ (بخاری:676)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کے کام کاج یعنی اپنے گھر والیوں کی خدمت کیا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو فوراً (کام کاج چھوڑ کر) نماز کے لیے چلے جاتے تھے۔

تَأْدِيبُ الْأَطْفَالِ وَالشَّفْقَةُ لَهُمْ

بچوں سے پیار اور تادیب

(125)۔ وَعَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ (ترمذی:1952، مسند احمد:16656،16663)۔حسن

ترجمہ: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باپ کا اپنے بیٹے کے لیے بہترین تحفہ حسن ادب ہے۔

(126)۔ عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا، حَتّٰى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ (بخاری:6129)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم بچوں میں گھل مل جاتے تھے، یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے (مزاحاً) فرماتے" يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ "اے ابوعمیر! تیری نغیر نامی چڑیا کا کیا بنا؟

(127)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ تَلِدُ الإِبِلَ إِلَّا النُّوقُ؟ (ترمذی:1991)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Islam The World Religion

سے سواری کی درخواست کی، آپ نے فرمایا: میں تمہیں سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دوں گا، اس آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا اونٹ کو اونٹنی کے سوا کوئی اور بھی جنتی ہے؟

(128)۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رُبَّمَا قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ذَا الأُذُنَيْنِ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: يَعْنِي يُمَازِحُهُ (ابوداود:5002،ترمذی:3828)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی نبی اکرم ﷺ مجھے فرماتے: اے دو کانوں والے۔ ابواسامہ کہتے ہیں: یعنی آپ ان سے یہ مذاق کے طور پر فرماتے۔

(129)۔ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَنَهْ سَنَهْ - قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَهِيَ بِالحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ - قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَزَبَرَنِي أَبِي، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْلِي وَأَخْلِفِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِفِي، ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِفِي، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَبَقِيَتْ حَتَّى ذَكَرَ (بخاری:3071)۔

ترجمہ: حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں اس وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سنہ سنہ" عبداللہ نے کہا کہ: یہ لفظ حبشی زبان میں عمدہ کے معنے میں بولا جاتا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں مہر نبوت کے ساتھ (جو آپ کے پشت پر تھی) کھیلنے لگی۔ تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اسے مت ڈانٹو، پھر آپ نے ام خالد کو دعا دی کہ اس قمیص کو خوب پہنو اور پرانی کرو، پھر نئی پہنو اور پرانی کرو اور پھر نئی پہنو اور پرانی کرو، عبداللہ نے کہا کہ: چنانچہ وہ لمبا عرصہ زندہ رہیں حتیٰ کہ راوی نے ان کا ذکر کیا۔

(نبی کریم ﷺ حضرت انس بن مالک کو پیار سے یا انیس فرمایا کرتے تھے اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ کو یا عائش فرمایا کرتے تھے)۔

(130)۔ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

Islam The World Religion

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَحْبُو حَتّٰى صَعِدَ عَلٰى صَدْرِهِ، فَبَالَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَابْتَدَرْنَاهُ لِنَأْخُذَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنِي ابْنِي، قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ (احمد:19056)۔

ترجمہ: حضرت ابولیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ (جو چھوٹے بچے تھے) گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آئے اور نبی ﷺ کے سینہ مبارک پر چڑھ گئے، تھوڑی دیر بعد انہوں نے نبی ﷺ پر پیشاب کر دیا، ہم جلدی سے انہیں پکڑنے کے لئے آگے بڑھے تو نبی ﷺ نے فرمایا میرے بیٹے کو چھوڑ دو، میرے بیٹے کو چھوڑ دو، پھر نبی کریم ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر بہا لیا۔

اَلِابْنَةُ رَحْمَةٌ

بیٹی رحمت ہے

(131)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ (مسلم:6695)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی ان کے بالغ ہونے تک پرورش کی، قیامت کے دن وہ اور میں اس طرح آئیں گے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

(132)۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ (بخاری:516، 5996، مسلم:1212، 1213، 1214)۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی نواسی) حضرت امامہ بنتِ زینب بنتِ رسول اللہ (ﷺ) کو اٹھا کر نماز پڑھتے تھے۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ

Islam The World Religion

گھر والوں سے اچھا سلوک کرو

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا (الاعراف:189)۔

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس نے تم لوگوں کو ایک ہی جان سے پیدا فرمایا، اور اسی ایک جان میں سے اس کا جوڑی دار پیدا کیا تا کہ اس کے ذریعے سے سکون حاصل کرے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (الفرقان:74)۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولادوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، اور ہمیں متقین کا امام بنادے۔

(133)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَاناً أَحْسَنَهُمْ خُلُقاً وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ (ترمذی:2612، مسند احمد:24086)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ نرم دل ہے۔

(134)۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ (ترمذی:3895)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے۔ اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں اور جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے خیر باد کہہ دو، یعنی اس کی برائیوں کو یاد نہ کرو۔

لَا تَدْعُوا عَلَى أَهْلِكُمْ

Islam The World Religion

اپنے گھر والوں کو بددعا نہ دو

وَيَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالۡخَيۡرِ ؕ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾ (بنی اسرائیل:11)۔

ترجمہ: انسان شر کی دعا ایسے کرتا ہے جیسے خیر کی دعا کرتا ہے، اور انسان جلد باز واقع ہوا ہے۔

(135)۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ؟ قَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: اِنْزِلْ عَنْهُ، فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ، لَا تَدْعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلٰى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلٰى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ، فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ (مسلم:3009)۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا کون ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں۔ آپ نے فرمایا: اس سے اتر جاؤ جس پر لعنت کی گئی ہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے۔ اپنے آپ کو بددعا نہ دو نہ اپنی اولاد کو بددعا دو نہ اپنے مال مویشی کو بددعا دو۔ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ قبولیت کی گھڑی کی موافقت نہ کرو جس میں جو کچھ مانگا جاتا ہے وہ تمھیں عطا کر دیا جاتا ہے۔

(136)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِدْمَتُكِ زَوْجَكِ صَدَقَةٌ (الجامع الصغیر:۳۸۸۱)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک خاتون سے) فرمایا: تیرا اپنے شوہر کی خدمت کرنا صدقہ ہے۔

اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى

قناعت وہ خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ (الجامع الصغیر: 6193)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ

Islam The World Religion

عَنْهُ:اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنِيْ (الرسالة القشيرية صفحته196)۔حسن

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قناعت وہ دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَتِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (بخاری: 6446،مسلم:2420،ترمذی:2373،ابن ماجۃ:4137)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیری زیادہ دولت سے نہیں ہوتی بلکہ امیری دل کی امیری ہے۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ، فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ: أَعْطِهِ، يَا رَسُولَ اللهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ، قَالَ سَالِمٌ: فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ (مسلم:2406)۔

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ عطا کیا۔حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کسی ایسے آدمی کو عنایت فرمادیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے لو،اپنے استعمال میں لاؤ یا اس کا صدقہ کردو۔جب بھی تمہیں کوئی مال عطا ہو جس کا تمہیں لالچ نہ ہو اور نہ ہی تم نے مانگا ہو تو اسے قبول کرلیا کرو،ورنہ خود اس سے غرض نہ رکھو۔حضرت سالم فرماتے ہیں کہ یہی وجہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کسی آدمی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جب خود کوئی چیز دیتا تھا تو اسے رد نہیں کرتے تھے۔

لَا تُذَكِّرْ كُلَّ يَوْمٍ

Islam The World Religion

ہروقت تبلیغ نہ کریں

(137)۔ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یُذَکِّرُ النَّاسَ فِیْ کُلِّ خَمِیْسٍ، فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّکَ ذَکَّرْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ، قَالَ اَمَا اِنَّہٗ یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِکَ اَنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اُمِلَّکُمْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّلُکُمْ بِالْمَوْعِظَۃِ کَمَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِہَا مَخَافَۃَ السَّآمَۃِ عَلَیْنَا (بخاری:70،مسلم:7129)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ہر جمعرات کے دن وعظ فرماتے تھے۔ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہرروز وعظ ونصیحت کریں۔فرمایا: میرے لیے اس میں رکاوٹ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں کو بیزار کردوں۔میں تمہیں کبھی کبھی وعظ کرتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کبھی کبھی وعظ فرماتے تھے ہمارے اکتا جانے کے خدشہ کے پیش نظر۔

(138)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِیْنَ فَمَا اَعْلَمُہٗ قَالَ لِیْ قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ کَذَا وَ کَذَا وَلَا عَابَ عَلَیَّ شَیْئًا قَطُّ (بخاری:6038،مسلم:6014)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نو سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔میں نہیں جانتا کہ آپ نے مجھے کبھی یہ فرمایا ہو کہ: یہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اور نہ ہی مجھ میں کبھی کوئی عیب نکالا (یعنی مستحبات کے معاملہ میں)۔

اِیَّاکَ وَاللَّو

غیرضروری پچھتاوا منع ہے

(139)۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ، وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ

Islam The World Religion

اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَ كَذَا ، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ (مسلم:6774،ابن ماجہ:79)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضبوط مومن اللہ کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے۔ ویسے دونوں اچھے ہیں۔ اپنے فائدے کے کام کی کوشش کر اور اللہ سے مدد مانگ اور سستی نہ کر۔ اگر تجھے کوئی نقصان دہ چیز پیش آجائے تو مت کہہ کہ اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ہوتا، بلکہ کہہ: اللہ نے مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا وہ کر دیا۔ کاش کے لفظ سے شیطانی عمل کا دروازہ کھلتا ہے۔

اِيَّاكَ وَمَوَاضِعَ التُّهَمِ

کسی کو اعتراض کا موقع نہ دیں

(140)۔عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدَى نِسَائِهِ ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ ، فَجَاءَ ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ هٰذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ (مسلم:2174)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ: نبی کریم ﷺ (گھر سے باہر) اپنی ایک اہلیہ کے ساتھ تھے، آپ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ نے اسے بلا لیا، جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! یہ میری فلاں بیوی ہے۔ اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میں کسی کے بارے میں گمان کرتا بھی تو کم از کم آپ کے بارے میں تو نہیں کر سکتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان (کا وسوسہ) انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ: إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ أُرَى فِي مَكَانٍ يُسَاءُ بِيَ الظَّنُّ (شعب الایمان:6383)۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ: میں نہیں چاہتا کہ کسی ایسی جگہ پر دیکھا جاؤں

Islam The World Religion

جہاں میرے بارے میں کسی کو بدگمانی ہو۔

عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ

ناسمجھ کو آرام سے سمجھائیں

(141)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ، ثُمَّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ وَاِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَأَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَّآءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ (بخاری:219،6025،6128،مسلم:661، نسائی:53،ابن ماجہ:528)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے کہا رک جا، رک جا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا پیشاب نہ روکو۔ اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا یہ مسجدیں اس پیشاب جیسی چیزوں کے لیے نہیں ہوتیں اور نہ ہی نجاست کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ تو اللہ کے ذکر کے لیے، نماز کے لیے اور قرآن پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یا جیسے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سمجھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاضرین میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ایک ڈول لایا اور اس پر بہا دیا۔

چند اہم ترین احادیث

Islam The World Religion

(142)۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِیءٍ مَانَوٰی، فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَأَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ (بخاری:۱)۔

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ کسی آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہوئی تاکہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی خاطر ہوئی تاکہ اس سے نکاح کرے، تو اسکی ہجرت اسی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔

(143)۔ حدیث شریف میں ہے: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قَالُوْا لِمَنْ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِھِمْ یعنی دین خیرخواہی کا نام ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا کس کی خیرخواہی۔ فرمایا اللہ کی، اللہ کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے آئمہ کی اور عوام کی خیرخواہی (مسلم:۱۹۶، ابوداؤد: ۴۹۴۴، نسائی: ۴۱۹۷، ۴۱۹۸)۔

(144)۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (بخاری حدیث:۱۳)۔

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(145)۔ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ، وَبَیْنَھُمَا مُشَبَّھَاتٌ لَا یَعْلَمُھَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَی الْمُشَبَّھَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ: کَرَاعٍ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی، یُوْشِكُ أَنْ یُوَاقِعَہٗ. أَلَا وَإِنَّ لِکُلِّ مَلِكٍ حِمًی، أَلَا إِنَّ حِمَی اللّٰہِ فِیْ أَرْضِہٖ مَحَارِمُہٗ، أَلَا وَإِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ، أَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ (بخاری:۵۲)۔

ترجمہ: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں، جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا، اس نے اپنے دین کی اور اپنی عزت کی

Islam The World Religion

حفاظت کر لی اور جو شخص شبہات میں ملوث ہو گیا، وہ اس چرواہے کی طرح ہے، جو شاہی چراگاہ کے گرد اپنے مویشی چراتا ہے، قریب ہے کہ وہ اس میں داخل ہو جائیں گے، سنو! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے، سنو! اس زمین میں اللہ کی مخصوص چراگاہ اس کے حرام کیے ہوئے کام ہیں، سنو! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ درست ہو تو پورا جسم درست ہوتا ہے اور جب اس میں فساد ہو تو پورا جسم فاسد ہو جاتا ہے، سنو! وہ دل ہے۔

(146)۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكِذْبَ رِيبَةٌ

(ترمذی:2518، نسائی:5711، دارمی:2535، مسند احمد:1723)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی ہے کہ جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اسکی خاطر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ بے شک سچ اطمینان بخشتا ہے اور بے شک جھوٹ بے یقینی پیدا کرتا ہے۔

اَلْوَقْتُ سَيْفٌ قَاطِعٌ

وقت ایک جیسا نہیں رہتا

(147)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ ، اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ الْبَغْوِيُّ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

(کتاب الزہد:2، شرح السنۃ:4021، مستدرک حاکم:8010)۔ حسن مرسل

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون اودی مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو غربت سے پہلے، اپنی فراغت کو

Islam The World Religion

مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

(148)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَعُمَرُ يَقُومُ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يَأْكُلُونَ، فَقَالَ لَهُ: كُلْ بِيَمِينِكَ يَا عَبْدَ اللهِ، قَالَ: إِنَّهَا مَشْغُولَةٌ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: شُغْلُ مَاذَا؟ قَالَ: قُطِعَتْ يَوْمَ مُؤْتَةَ، قَالَ: فَفَزِعَ عُمَرُ لِذٰلِكَ فَقَالَ: مَنْ يَغْسِلُ ثِيَابَكَ؟ مَنْ يَدْهِنُ رَأْسَكَ؟ مَنْ يَقُومُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَعَدَّدَ عَلَيْهِ بِمِثْلِ هٰذَا، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِجَارِيَةٍ وَرَاحِلَةٍ طَعَامٍ وَنَفَقَةٍ، قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: جَزَى اللهُ عُمَرَ عَنْ رَعِيَّتِهِ خَيْرًا

(کتاب الآثار لابی یوسف:927)۔

ترجمہ: حضرت علی بن اقمر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے۔ وہ آدمی الٹے ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا۔ حضرت عمر کھانا کھانے والے لوگوں کی نگرانی کر رہے تھے۔ آپ نے اس سے کہا: اللہ کے بندے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: دایاں ہاتھ مصروف ہے۔ آپ دوبارہ اس کے پاس سے گزرے تو اسی طرح فرمایا۔ اس نے وہی جواب دیا۔ پھر تیسری بار اس کے پاس سے گزرے اور وہی بات کہی۔ اس نے پھر بھی وہی جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: تیرے ہاتھ کی کیا مصروفیت ہے؟ اس نے کہا جنگ موتہ میں کٹ گیا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر تڑپ گئے اور فرمایا: تیرے کپڑے کون دھوتا ہے؟ تیرے سر کو تیل کون لگاتا ہے؟ تیری دیکھ بھال کون کرتا ہے؟ اور اس طرح کے کئی کام پوچھ ڈالے۔ پھر آپ نے حکم جاری کیا کہ اسے ایک خادمہ دی جائے، ایک سواری دی جائے، غلہ دیا جائے اور اس کے اخراجات پورے کیے جائیں۔ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ عمر کو اپنی رعایا کی طرف سے جزائے خیر دے۔

عَلَيْكَ بِالْحَزْمِ
محتاط رہنا سیکھو

(149)۔ عَنِ الْأَصْمَعِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ الْبَادِيَةَ، فَإِذَا أَنَا بِعَجُوزٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا شَاةٌ مَقْتُولَةٌ وَجِرْوُ ذِئْبٍ مُقْعٍ فَنَظَرْتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ: أَوَ يُعْجِبُكَ هٰذَا؟ قُلْتُ: بَلٰى

Islam The World Religion

وَمَا قِصَّتُكِ؟ قَالَتِ: اعْلَمْ أَنَّ هٰذَا جِرْوُ ذِئْبٍ قَدْ أَخَذْنَاهُ فَأَدْخَلْنَاهُ بَيْتَنَا فَلَمَّا كَبِرَ قَتَلَ شَاتَنَا، فَقُلْتُ: أَوَ قُلْتِ فِي ذٰلِكَ شِعْرًا؟ قَالَتْ: بَلٰى، ثُمَّ أَنْشَأَتْ تَقُولُ

بَقَرْتَ شُوَيْهَتِي وَفَجَعْتَ قَوْمًا ۔۔۔ وَأَنْتَ لِشَاتِنَا أُمٌّ رَبِيبُ

غُذِيتَ بِدَرِّهَا وَرُبِيتَ فِينَا ۔۔۔ فَمَنْ أَنْبَاكَ أَنَّ أَبَاكَ ذِيبُ

إِذَا كَانَ الطِّبَاعُ طِبَاعَ سَوْءٍ ۔۔۔ فَلَيْسَ بِنَافِعٍ أَدَبُ الْأَدِيبِ

(شعب الایمان:10468)۔

ترجمہ: حضرت اصمعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں کسی گاؤں میں گیا۔ وہاں میں نے ایک خاتون دیکھی جس کے سامنے ایک مری ہوئی بکری رکھی تھی اور اس کے ساتھ بھیڑیے کا ایک بچہ کھڑا تھا۔ میں نے اس خاتون کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: تم یہ منظر دیکھ کر حیران ہو؟ میں نے کہا بالکل۔ یہ ماجرا کیا ہے؟ کہنے لگی: سنو! ہم نے بھیڑیے کا یہ بچہ پکڑا تھا اور اسے اپنے گھر میں رکھ لیا تھا۔ جب یہ تھوڑا بڑا ہو گیا تو اس نے ہماری بکری کو مار ڈالا۔ میں نے پوچھا: تم نے اس کے بارے میں شعر کہے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، پھر وہ شعر سنانے لگی:

تم نے پیاری بکری کو پھاڑ ڈالا اور پوری قوم کے رونگٹے کھڑے کر دیے ہیں جبکہ تمہیں ہماری بکریوں کی اس ماں کی طرح ہونا چاہیے تھا جو خود پرورش کرتی ہے۔ تمہیں تو اس بکری کے دودھ سے غذا دی جاتی رہی اور تم نے ہمارے اندر ہی رہ کر پرورش پائی تھی۔ تمہیں کس نے بتا دیا کہ تم ایک بھیڑیے کے بیٹے ہو۔ جب طبیعتیں ہی بری ہوتی ہیں تو ادب سکھانے والے کی تربیت بے فائدہ ہو جاتی ہے۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝١٨٠ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٨١

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٨٢ (والصّٰفّٰت:180،181،182)

☆......☆......☆

Islam The World Religion

تیسرا باب:

اَيَّامُ الْمُسْلِمِ وَلَيَالِيْهِ

(مسلمان کے لیل ونہار)

Islam The World Religion

اُذْكُرْ رَبَّكَ

اللہ کو یاد کرتا رہ

اللہ کریم فرماتا ہے: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا نُوْحِيْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاعْبُدُوْنِ یعنی اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جسے ہم نے وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میری ہی عبادت کرو (الانبیاء: ۲۵)۔

(150)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ (ترمذی:3383،ابن ماجہ:3800)۔حسن

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

(151)۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ؟ يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ، فَقُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ. فَأَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ، وَقَالَ: ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ، وَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَرَفَعْنَا أَيْدِيَنَا سَاعَةً، ثُمَّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بَعَثْتَنِي بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ، وَأَمَرْتَنِي بِهَا، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ. ثُمَّ قَالَ: أَبْشِرُوا، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ (مسند احمد: ۱۷۱۲۶، مسند بزار: ۲۳۶۱، مستدرک حاکم: ۱۸۸۰)۔

ترجمہ: حضرت شدّاد بن اوس نے روایت کیا ہے جبکہ حضرت عبادہ بن صامت پاس موجود تھے، ان کی تصدیق کرتے ہیں کہ: ہم ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ نے پوچھا کیا آپ میں کوئی اہل کتاب ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا دروازہ بند کر دو۔ ہاتھ اٹھاؤ اور سب کہو: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے اور کہا: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک نیچے کر لیا، پھر فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اے اللہ! تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اسی کو آگے پہنچانے کا حکم دیا ہے اور مجھ سے اس پر جنت کا وعدہ کیا

Islam The World Religion

ہے، تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا: تم سب کو خوشخبری ہو، اللہ عزوجل نے آپ لوگوں کو بخش دیا ہے۔

(205)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ. اَللّٰہُ. اَللّٰہُ (مسلم: 376)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت ایسے ایک شخص پر بھی قائم نہیں ہوگی جو کہہ رہا ہو: اللہ اللہ۔

(152)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا ، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَیْمِنُ اَلْعَزِیْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ اَلْحَلِیْمُ اَلْعَظِیْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ اَلْعَلِیُّ اَلْكَبِیْرُ اَلْحَفِیْظُ اَلْمُقِیْتُ اَلْحَسِیْبُ اَلْجَلِیْلُ اَلْكَرِیْمُ اَلرَّقِیْبُ اَلْمُجِیْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِیْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِیْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَكِیْلُ اَلْقَوِیُّ اَلْمَتِیْنُ اَلْوَلِیُّ اَلْحَمِیْدُ اَلْمُحْصِیْ اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ اَلْمُحْیِیْ اَلْمُمِیْتُ اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِیْ اَلْمُتَعَالِیْ اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِیْ اَلْمَانِعُ اَلضَّآرُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِیْ اَلْبَدِیْعُ اَلْبَاقِیْ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِیْدُ اَلصَّبُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیْ اِلٰی دَخَلَ الْجَنَّةَ (ترمذی: 3507، ابن ماجۃ: 3861، ومثلہ فی بخاری: 6410، ومثلہ فی المسلم: 6810، مستدرک حاکم: 41، 42)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالی

Islam The World Religion

کے ننانوے نام ہیں۔جس نے ان کا فیض حاصل کرلیا وہ جنتی ہے۔

وہ اللہ ہے۔جس کے سواء کوئی معبود نہیں، بے حد رحم کرنے والا، ہمیشہ رہنے والا، مالک، بے عیب، سلامتی والا، امن عطا کرنے والا، نگہبان، غالب، کمی پوری کرنے والا، تکبر کرنے کا حقدار، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، صورت بنانے والا، بے حد بخشش کرنے والا، قہر کرنے والا، اپنے پاس سے دینے والا، رزق دینے والا، بے حد کھولنے والا، خوب جاننے والا، بند کرنے والا، کھولنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا، برداشت والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلند رتبہ، بڑا، حفاظت کرنے والا، تقویت دینے والا، حساب لینے والا، شان والا، کرم کرنے والا، صورتِ حال پر نظر رکھنے والا، قبول کرنے والا، وسعت والا، مصلحت والا، محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ اٹھانے والا، مشاہدہ کرنے والا، سچا، اعتماد کے قابل، قوت والا، مضبوط، دوست، تعریف کے قابل، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، زندہ، قائم دائم، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، اکیلا، جس کے سب محتاج ہیں، قدرت والا، اقتدار والا، آگے لے جانے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلا، سب سے آخر، ظاہر، پوشیدہ، کارساز، بلندی والا، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، شفقت ومہربانی کرنے والا، مالک، جلال اور بزرگی والا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کردینے والا، روکنے والا، نقصان کا مالک، نفع بخش، نورِ مطلق، ہدایت دینے والا، نئے سرے سے پیدا کرنے والا، باقی رہنے والا، وارث، راہ دکھانے والا، بردبار۔

(153)۔ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری:844)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ورّ ادجو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب تھے، ان سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک خط میں حضرت معاویہ کے لئے مجھ سے لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ جو جسے تو دے اس سے کوئی لے نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کسی شان والے کو تیرے مقابلے پر اس کی شان فائدہ نہیں دے سکتی۔

(154)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِينَ يُسَلِّمُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ (مسلم:1343،ابوداؤد:1506،النسائی:1339)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الی آخرہ یعنی اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے باز رہنے اور عبادت کرنے کی طاقت محض اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے اس کے۔ اسی کی نعمت ہے اور اسی کا فضل ہے اور اسی کی اچھی ثناء خوانی ہے۔ ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ خواہ کافروں کو ناگوار گزرے۔

(155)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ (مسلم:1316، بخاری:842،ابوداؤد:1002)۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں (بچہ تھا اور) رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ہو چکنا اس وقت سمجھ جاتا جب نمازی لوگ اونچی آواز سے اللہ اکبر کہتے تھے۔

(156)۔ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا انْصَرَفَ

Islam The World Religion

مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ:اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (مسلم:591)۔

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز کا سلام پھیرتے تو تین بار استغفار فرماتے تھے، اور پڑھتے تھے: اے میرے اللہ تو سلامتی والا ہے، اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے۔ تو برکت والا ہے، اے بڑی شان والے اور اکرام والے!

(157)۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:أَمَرَهُ أَنْ يُسَبِّحَ ، فِي أَدْبَارِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، يَعْنِي قَوْلَهُ: (وَإِدْبَارَ السُّجُودِ) (بخاری:4852)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمام نمازوں کے بعد تسبیح پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وَإِدْبَارَ السُّجُودِ" میں۔

(158)۔ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عِنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ، فَقَالَ: صَلَّيْتُ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ، فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ، ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ ، فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ، فَقَالَ: أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ (ابوداؤد:1007)۔

ترجمہ: حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ایک امام نے جن کی کنیت ابو رمثہ تھی نماز پڑھائی، تو (نماز کے بعد) کہا کہ میں نے اسی کی طرح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کی، حضرت ابو بکر و عمر پہلی صف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب تھے، اور ایک اور شخص جو نماز کی تکبیر تحریمہ میں شریک ہوئے بائیں جانب تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا، حتیٰ کہ ہم نے آپ کے

IslamicTheWorldReligion

رخساروں کی سفیدی دیکھی، پھر (نماز سے فارغ ہوکر) آپ نے اس طرح رخ (نمازیوں کی طرف) پھیرا جس کا انداز ابو رمثہ نے عملی طور پر دکھایا، نماز کے بعد وہی (مذکور) شخص جو نماز کی تکبیر تحریمہ میں شریک ہوئے، فوراً بقیہ نماز پڑھنے کے لیے اٹھے، تو حضرت عمر جلدی سے اٹھے تو ان کا کندھا پکڑ کر (نیچے کی طرف) جھٹکا اور کہا کہ اہل کتاب (پچھلی قوموں) کی ہلاکت کا سبب یہی تھا کہ ان کی نمازوں میں فاصلہ نہ تھا، اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی نظر اٹھا کر فرمایا: اے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تمہیں سیدھی راہ دکھائی ہے۔

(159)۔ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى (المعجم الكبير للطبرانی: 2667، مجمع الزوائد: 2892، 16924)۔

حسن، ومثله عن علی رضی الله عنه فی شعب الایمان: 2395 بسند ضعیف،

ویؤیده حدیث اسیر ابی هریرة کما فی البخاری حدیث: 2311۔

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، وہ اگلی نماز تک اللہ کی پناہ میں رہے گا۔

(160)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَا، وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ؟ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: تَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، حَتّٰى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ (بخاری: 843، مسلم: 595)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نادار لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر و رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت حاصل کر چکے حالانکہ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت حاصل ہے جس کے ذریعے سے وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقے دیتے ہیں (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کر پاتے) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: لو میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ اگر تم اس کی پابندی کرو گے تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پالو گے اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے سوا ان کے جو یہی عمل شروع کر دیں ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح سبحان اللہ، تحمید الحمدللہ، تکبیر اللہ اکبر کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف ہو گیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح سبحان اللہ تینتیس مرتبہ، تحمید الحمدللہ تینتیس مرتبہ اور تکبیر اللہ اکبر چونتیس مرتبہ کہیں گے۔ میں نے اس پر آپ ﷺ سے دوبارہ معلوم کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ، اور الحمدللہ اور اللہ اکبر کہو۔ حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک تینتیس مرتبہ ہو جائے۔

(161)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ (بخاری: 3113، مسلم: 6915، ابوداؤد: 5062)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ ان کو چکی میں (جو یا گندم پیسنے سے) مشقت ہوتی ہے، پھر حضرت فاطمہ کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو حضرت فاطمہ آپ کے پاس کسی خادم کا سوال کرنے کے

Islam The World Religion

لیے گئیں، پس آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر آئے تو حضرت عائشہ نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے جبکہ ہم اپنے بستروں میں داخل ہو گئے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ پر رہو، حتیٰ کہ میں نے آپ کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی، آپ نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جس کا تم نے سوال کیا ہے؟ جب تم دونوں اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہو اور تینتیس مرتبہ ''الحمد للہ'' کہو اور تینتیس مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہو تو تم دونوں نے جس چیز کا سوال کیا ہے، یہ تسبیح اس سے زیادہ بہتر ہے۔

(162)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ (بخاری:5362، مسلم:6917)۔

ترجمہ: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خادم مانگیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو، تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ میں نے اس کے بعد یہ وظیفہ نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ جنگِ صفین کی رات بھی آپ نے نہیں چھوڑا فرمایا: صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

(163)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ (مسلم:6847، ترمذی:3597)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے

Islam The World Religion

جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔

(164)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ (بخاری:6406)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں بھاری ہیں، رحمٰن جل شانہ کو پیارے ہیں۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔

(165)۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَا اصْطَفَى اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ (مسلم:6925)۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: (اللہ کے ذکر کے لیے) کون سا کلمہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے پسند فرمایا ہے: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، میں اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔

(166)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلَيْهِ (مسلم:6922)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح اور شام سو مرتبہ یہ پڑھا: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ (یعنی میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد کرتا ہوں) تو قیامت کے دن اس سے افضل عمل کر کے آنے والا کوئی نہ ہوگا، سوائے اس آدمی کے جس نے یہی وظیفہ پڑھا ہو، یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔

(167)۔ وَقَالَ ﷺ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ (مسند احمد:6583، 7101)۔

ترجمہ: اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ہر چیز کی نماز ہے اور اسی کی

Islam The World Religion

برکت سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔

(168)۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ (بخاري: 5009، مسلم: 1880)۔

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ بقرہ کی دو آخری آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لئے کافی ہوجائیں گی۔

(169)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَءَانِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ (ترمذي: 2882)۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے تحریر لکھی، اس میں سے دو آیتیں نازل کیں جن پر سورہ بقرہ کو ختم کیا، جس گھر میں یہ دونوں آیتیں (مسلسل) تین راتیں پڑھی جائیں گی ممکن نہیں ہے کہ شیطان اس گھر کے قریب آسکے۔

(170)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ (بخاری: 1797)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج وعمرہ سے واپس ہوتے تو جب بھی کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور یہ دعاء پڑھتے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لیے ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے عبادت کرتے ہوئے

Islam The World Religion

،اپنے رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے اور اس کی حمد کرتے ہوئے، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور سارے لشکروں کو تنہا شکست دے دی۔(فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے)۔

(171)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ، إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ (بخاری:3293)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا (ترجمہ) ”نہیں ہے کوئی معبود، سوا اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے۔ اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ اس روز دن بھر یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ تا آنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا، مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھ لے۔

(172)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (بخاری:6398، 6399، مسلم:6901)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میری خطاؤں اور جہل اور بے اعتدالی کو معاف فرما اور وہ جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ میری سنجیدگی، مذاق، خطا اور عمد کو معاف فرما۔ یہ سب کچھ

Islam The World Religion

میرے پاس موجود ہے۔اے اللہ جو کچھ میں نے مقدم کیا اور جو کچھ مؤخر کیا۔اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔سب بخش دے۔تو ہی مقدم ومؤخر کرنیوالا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(173)۔ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (بخاری:1120)۔

ترجمہ: حضرت طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔(جس کا ترجمہ یہ ہے) "اے میرے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے، تو آسمان اور زمین اور ان میں رہنے والی تمام مخلوق کا سنبھالنے والا ہے اور حمد تمام کی تمام بس تیرے ہی لیے مناسب ہے آسمان اور زمین ان کی تمام مخلوقات پر حکومت صرف تیرے ہی لیے ہے اور تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمان اور زمین کا نور ہے اور تعریف تیرے ہی لیے زیبا ہے، تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا، تیری ملاقات سچی، تیرا فرمان سچا ہے، جنت سچ ہے، دوزخ سچ ہے، انبیاء سچے ہیں۔محمد ﷺ سچے ہیں اور قیامت کا ہونا سچ ہے۔اے میرے اللہ! میں تیرا ہی فرماں بردار ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں، تجھی پر بھروسہ ہے، تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں، تیرے ہی عطا کئے ہوئے دلائل کے ذریعہ بحث کرتا ہوں اور تجھی کو حکم بناتا ہوں۔پس جو خطائیں مجھ سے پہلے ہوئیں اور جو بعد میں ہوں گی ان سب کی

Islam The World Religion

مغفرت فرما، خواہ وہ ظاہر ہوئی ہوں یا پوشیدہ۔ آگے کرنے ولا اور پیچھے رکھنے والا تو ہی ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کے پاس گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی ہمت ہے۔

(174)۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، اُسْتُجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ (بخاری:1154)۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے (ترجمہ) "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کے پاس گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی ہمت ہے۔ پھر یہ کہے: اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ یا کوئی بھی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔

(175)۔ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ بُيِّتُّمْ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حم لَا يُنْصَرُونَ (ابو داود:2597، ترمذی:1682، احمد:16615، 23204)۔

ترجمہ: سیدنا مہلب بن ابی صفرہ کا کہنا ہے کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پر رات کو حملہ ہو جائے تو تمہارا شعار حم لَا يُنْصَرُونَ ہونا چاہیے۔

(176)۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ الْعَدُوَّ غَدًا، وَإِنَّ شِعَارَكُمْ حم لَا يُنْصَرُونَ (احمد:18549)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ: کل تمہارا دشمن سے آمنا سامنا ہوگا، اور تمہارے لشکر کی پہچان یہ ہوگی: حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ یعنی حم، دشمن کی مدد نہیں ہوگی۔

(177)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (بخاری:6345، مسلم:6921، الترمذی:3435، ابن ماجه:3883)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مشکل کے وقت یہ دعا فرمایا کرتے تھے، فرماتے تھے: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو عظیم اور حلیم ہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، اور عرش عظیم کا مالک ہے۔

(178)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهِ، ثُمَّ قَرَأَ (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) مِائَةَ مَرَّةٍ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الرَّبُّ: يَا عَبْدِيْ! أُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ (ترمذی:2898)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر دن دوسو مرتبہ (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) پڑھے گا تو قرض کے سوا اس کے پچاس سال تک کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور دائیں کروٹ پر لیٹ جائے پھر سو مرتبہ (قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) پڑھے تو جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تبارک وتعالی اس سے کہے گا تو اپنی داہنی جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔

امام عبد الوہاب شعرانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: اَلذِّكْرُ مَنْشُوْرُ الْوِلَايَةِ یعنی ذکر ولایت کا منشور ہے (الانوار القدسیہ صفحہ 21)۔

Islam The World Religion

کثرت سے عبادت، کثرت سے تلاوت اور کثرت سے ذکر ہی معرفت کا آسان راستہ ہے۔حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ذکر، فکر، تلاوت، نفل، اَدعیہ میں مستغرق رہے، کثرتِ اذکار کی برکت سے عنایتِ ازلی خود بخود کشش کرے گی اور خودی سے نکال کر فنا کی سرحد پر لے جائے گی (کشکول کلیمی صفحہ 88)۔

یادِ اُو کُن ، یادِ اُو کُن ، یادِ اُو

عَلَيْكَ بِتِلَاوَتِ الْقُرْآنِ

قرآن کی تلاوت کیا کرو

(179)۔ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (البخاری: 5027، ابو داؤد: 1452، الترمذی: 2909، ابن ماجۃ: 211، 212، سنن الدارمی: 3339)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

(180)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَاماً وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ (مسلم: 1897، ابن ماجۃ: 218، سنن الدارمی: 3366)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمر ابنِ خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوموں کو ترقی دیتا ہے اور دوسرے (جو اسے چھوڑ دیتے ہیں) انہیں گرا دیتا ہے۔

(181)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، قَالَ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ: صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ: اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ، فَمَا زَالَ،

Islam The World Religion

حَتّٰى قَالَ: فِي ثَلَاثٍ (البخاری: 1978، مسلم: 2730)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھ، انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، پھر بار بار زیادہ روزے رکھنے پر اصرار کرتے رہے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو، پھر آپ نے فرمایا: ہر مہینے میں ایک بار قرآن ختم کرو، انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، پھر وہ بار بار اصرار کرتے ہرے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین دن میں ختم کرو۔

أُذْكُرِ اللهَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ

صبح شام اپنے رب کا ذکر کیا کر

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ (ق: 39)۔

ترجمہ: اے محبوب! جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں، اس پر صبر کیجیے۔ اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہیے۔

(182)۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً -يَعْنِي الْبَدْرَ- فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا، ثُمَّ قَرَأَ: {وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ} [ق: 39] (بخاری: 554)۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بھی نہیں ہو

Islam The World Religion

گی، پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز (عصر) سے تمہیں کوئی چیز روک نہ سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ "پس اپنے مالک کی حمد و تسبیح کر سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے۔

(165)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ (بخاری:7486)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر اور فجر کی نمازیوں میں دو وقت کے فرشتے اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ فرشتے اوپر جاتے ہیں جنہوں نے رات تمہارے ساتھ گزاری ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ بندوں کے احوال کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

اَلْاِسْتِغْفَارُ

استغفار

(175)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (مسلم:6859)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو۔ میں اس کی طرف ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

Islam The World Religion

(176)۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری: 6306،ترمذی:3393،نسائی:5522)۔صحیح

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: استغفاروں کا بادشاہ یہ ہے کہ بندہ کہے: اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور دعوے پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہوسکتا ہے میں ان کاموں سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیے ہیں۔ میں اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا سوائے تیرے۔

(177)۔ عَنْ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ (ترمذی:3577،ابوداؤد:1517)۔

ترجمہ: حضرت زید جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سواء کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھتا ہے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اس کی بخشش ہوگئی خواہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگا ہو۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ﷺ

درود شریف

(178)۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ

Islam The World Religion

اللہ قَدۡ عَلَّمۡنَا کَیۡفَ نُسَلِّمُ عَلَیۡكَ، قَالَ: قُوۡلُوۡا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاهِیۡمَ وَعَلٰی آلِ اِبۡرَاهِیۡمَ اِنَّكَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاهِیۡمَ وَعَلٰی آلِ اِبۡرَاهِیۡمَ اِنَّكَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ (مسلم:۹۰۸، بخاری:۳۳۷۰، ابوداود:۹۷۶، ابن ماجہ:۹۰۴)۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال پوچھا۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر درود کس طرح پڑھا جائے۔ بے شک اللہ نے ہمیں سکھادیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیسے پڑھنا ہے۔فرمایا: کہو اے اللہ! محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔اے اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر برکتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر برکتیں بھیجی ہیں۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(179)۔ عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ مَنۡ سَرَّهٗ اَنۡ یُّکۡتَالَ بِالۡمِکۡیَالِ الۡاَوۡفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیۡنَا اَهۡلِ الۡبَیۡتِ فَلۡیَقُلۡ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَاَزۡوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَاَهۡلِ بَیۡتِهٖ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاهِیۡمَ اِنَّكَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ (ابوداود:982)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اسے پیمانہ بھر بھر کر اجر ملے تو وہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے: اے اللہ درود بھیج محمد نبی امی پر، ان کی ازواج، امہات المومنین پر، ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(180)۔ عَنۡ رُوَیۡفِعٍ رَضِیَ اللهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنۡ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ اَنۡزِلۡهُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَكَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ، وَجَبَتۡ لَهٗ شَفَاعَتِیۡ (مسند احمد:16928)۔

ترجمہ: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے محمد پر درود پڑھا اور کہا اے اللہ! انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین ٹھکانے پر مقام دے، میری

Islam The World Religion

شفاعت اس کے لیے واجب ہوگئی۔

(181)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّداً مَّا هُوَ اَهْلُهُ. اَتْعَبَ سَبْعِيْنَ كَاتِباً اَلْفَ صَبَاحٍ (المعجم الکبیر للطبرانی:۱۱۳۴۷، المعجم الاوسط:۲۳۵)۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے کہا جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّداً مَّا هُوَ اَهْلُهُ ہزار دن تک ستر فرشتے اُس کا اجر لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

اَلصِّيَامُ النَّافِلَةُ

سوموار، جمعرات اور ایامِ بیض کے روزے

(182)۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ (مسلم:1162)۔

ترجمہ: حضرت قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا تھا اور اسی دن مجھ پر وحی کا نزول شروع ہوا تھا۔

(183)۔ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ: اَلِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ، وَالِاثْنَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى (ابوداود:2451)۔

ترجمہ: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتے تھے۔ پیر، جمعرات اور دوسرے اگلے ہفتے میں صرف پیر کے دن۔

(184)۔ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَكَانَ يَصُومُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ (نسائی:2367)۔

ترجمہ: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام فرما

Islam The World Religion

ہوتے تو اپنے دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے، اور پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔

(185)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ (نسائی:2345)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض (چاندنی راتوں والے دنوں) کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے، خواہ گھر میں ہوتے یا سفر میں۔

(186)۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامِ الْبِيضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ (نسائی:2422، 2423)۔

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہر مہینے میں ایام بیض کے روزے رکھیں: تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ۔

(187)۔ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبِيضِ، وَيَقُولُ: هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ، أَوْ قَالَ: الدَّهْرِ (احمد:20319، ابوداود:2449، نسائی:2429، ابن ماجہ:1707)۔

ترجمہ: حضرت عبدالملک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کو ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ: پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہیں یا شاید فرماتے تھے کہ: زمانے کے روزوں کے برابر ہیں۔

(188)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ (بخاری:1981)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزہ رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی بھی وصیت فرمائی تھی اور اس کی بھی کہ سونے سے پہلے ہی میں وتر پڑھ لیا کروں۔

Islamic The World Religion

(189)۔ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: يَا نَافِعُ قَدْ تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ فَالْتَمِسْ لِي حَجَّامًا وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا إِنِ اسْتَطَعْتَ، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا، وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ، وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ، وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ، فَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ تَحَرِّيًا، وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ (ابن ماجہ:3487)۔حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، انہوں نے حضرت نافع سے فرمایا: میرے خون میں جوش کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے، لہٰذا میرے لیے سینگی لگانے والا تلاش کرو۔ ہو سکے تو نرم مزاج آدمی لانا، اور بہت بوڑھا یا بہت کم سن نہ لانا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: نہار منہ سینگی لگوانا زیادہ مفید ہے۔ اس میں شفا اور برکت ہے۔ اس سے عقل اور حافظے میں ترقی ہوتی ہے، اس لیے اللہ کا نام لے کر جمعرات کو سینگی لگوایا کرو بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دن سینگی مت لگواؤ۔ پیر اور منگل کے دن سینگی لگوا لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو بیماری سے اسی دن شفا دی تھی اور آپ علیہ السلام کی آزمائش یعنی بیماری بدھ سے شروع کی تھی۔ کوڑھ اور پھلبری کا مرض صرف بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

(190)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ (بخاری:2950)۔

ترجمہ: عبدالرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے دن نکلے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

(191)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ

Islam The World Religion

عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ (بخاری:2949)۔

ترجمہ: عبدالرحمن بن کعب بن مالک روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: کم ہی ایسا ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں جمعرات کے سوا اور کسی دن نکلیں۔

(192)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ (ابن ماجہ:2237)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے لیے جمعرات کی صبح میں برکت عطا فرما۔

فَضْلُ النَّوَافِلِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اَحْبَبْتُهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِي لَاُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَاُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مُسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ (البخاری:6502)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ میرا بندہ میرے قریب سب سے زیادہ اس چیز کے ذریعے ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ (فرائض ادا کرنے کے بعد) نوافل کے ذریعے میرے قریب آتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں وہ اس سے سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں وہ اس سے دیکھتا ہے، اور

Islam The World Religion

اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ اس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں وہ اس سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔ مجھے کبھی کسی کام کے کرنے میں تردّد نہیں ہوتا سوائے مومن کی جان نکالنے کے۔ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا اور اس کے بغیر چارہ بھی نہیں ہوتا۔

رُقْيَةٌ

دم کرنے کا طریقہ

(166)۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ بِاسْمِ اللهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ (مسلم:5737، ابن ماجہ:3522)۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درد کی شکایت کی جو انھیں اس وقت سے ہوتا ہے جب انھوں نے اسلام قبول کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جسم میں جس جگہ درد ہوتا ہے تم وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین بار بسم اللہ پڑھو اور سات بار یہ کہو: أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ میں اس چیز کے شر سے جو میں (اپنے جسم میں) پاتا ہوں اور جس کا مجھے ڈر ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں۔

(167)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ، اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَائُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری:5675، مسلم:5707، ابو داؤد:3890، ترمذی:973، ابن ماجہ:1619، مسند احمد:565)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی انسان بیمار ہوتا

Islam The World Religion

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر دایاں ہاتھ پھیرتے۔ پھر فرماتے، اے تمام انسانوں کے رب بیماری کو لے جا اور شفا دے، تو شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سواء کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا دے جو بیماری کا نشان بھی نہ چھوڑے۔

(168)۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، اشْتَكَيْتُ، فَقَالَ أَنَسٌ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری:5742)۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز سے روایت ہے کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ثابت نے کہا ابوحمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) میری طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کیوں نہ میں تم پر وہ دعا پڑھ کر دم کردوں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، ثابت نے کہا کہ ضرور کیجئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ دعا پڑھ کر دم کیا۔ "اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کردینے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔

(169)۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا: بِاسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا (بخاری:5745، مسلم:2194)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی انسان بیمار ہوتا یا اسے کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کی انگلی پر لعابِ دہن لگا کر اسے زمین پر لگاتے۔ حدیث سمجھانے کے لیے حدیث کے راوی سفیان نے اپنی انگلی زمین پر رکھ کر اٹھا لی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے: اللہ کے نام کی برکت سے، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ، تاکہ ہمارا مریض شفا پائے، ہمارے رب کے حکم سے۔

Islam The World Religion

(170)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا (بخاری:5745،مسلم:2194)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مریض کے لیے (کلمے کی انگلی زمین پر لگا کر) یہ دعا پڑھتے تھے۔" اللہ کے نام کی مدد سے، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ، تاکہ ہمارا مریض شفا پائے ہمارے رب کے حکم سے۔"

عَن عَبدِ الْمَلِكِ بنِ عُمَيرٍ مُرسَلاً قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِن كُلِّ دَآءٍ (الدارمی:3371،شعب الایمان للبیہقی:2370)۔الحدیث صحیح مع ارسالہ

ترجمہ: حضرت عبد الملک بن عمیر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے۔

عَن اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَجعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، اِنَّ الشَّيطٰنَ يَنفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِى يُقْرَءُ فِيهِ سُورَةُ البَقَرَةِ (مسلم:1824)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ پڑھی جاتی ہو۔

اَدْعِيَةٌ

مختلف دعائیں

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

Islam The World Religion

(البقرۃ:286)۔

ترجمہ: (اللہ سے دعا مانگا کرو) اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کریں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جسے اٹھانے کی طاقت ہم میں نہ ہو اور ہم سے درگذر فرما اور ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا حامی ہے اس لیے کافر لوگوں کے معاملے میں ہماری مدد فرما۔

(171)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(بخاری:6389،مسلم:6840،ابوداود:1519،ترمذی:3487)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(172)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ یَقُوْلُ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

(ترمذی:3490)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد کی دعا میں یہ الفاظ ہوتے تھے، فرماتے تھے: اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ تو اپنی محبت مجھے میری جان، مال اور اہل وعیال کی نسبت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر پیاری کر دے۔

(173)۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ دَعْوَاتُ مَکْرُوْبٍ اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ (ابوداود:5090)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دکھی آدمی کی دعا یہ ہے: اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے

Islam The World Religion

نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات سدھار دے۔ تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔

(174)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ کَانَ اِذَا کَرَبَہٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ (ترمذی:3524)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ یعنی اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

ایک سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ. اَلسَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ. ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقِعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ. وَرَجَبُ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ (بخاری: 3197، 4662، مسلم: 4383، ابوداود:1947)۔

ترجمہ: حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زمانہ گھوم پھر کر اسی حالت پر آ گیا جیسے اُس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کی تھی۔ سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، چار مہینے اس میں سے حرمت کے ہیں۔ تین تو پے در پے۔ ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور (چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے بیچ میں پڑتا ہے۔

فَضْلُ مُحَرَّمٍ

محرم کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ

Islam The World Religion

فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَاماً يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ؟ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْراً فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ. فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ (مسلم:2656،ابوداوٗد:2444،ابن ماجۃ:1734،دارمی:1765)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دسویں محرم کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کیسا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ اور اس کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ موسیٰ نے اس دن شکرانے کا روزہ رکھا۔ لہٰذا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ حق دار اور قریبی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ (بخاری:2003)۔

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے عاشوراء کے دن منبر پر سنا، انہوں نے فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کدھر گئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ یہ عاشوراء کا دن ہے، اس کا روزہ تم پر فرض نہیں ہے۔ اب جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے، ویسے میں روزہ سے ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

Islam The World Religion

صَوْمِ عَاشُوْرَآءَ، صُوْمُوْهُ وَصُوْمُوا قَبْلَهٗ اَوْبَعْدَهٗ يَوماً وَلَا تَتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ

(شرح معانی الآثار للطحاوی: 3228، 3227، 3226، المسند لاحمد بن حنبل : 2154)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے دسویں محرم کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس دن روزہ رکھواور اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی ایک روزہ ساتھ ملاؤاور یہودیوں سے مشابہت مت کرو۔

لَا طِيَرَةَ وَلَا صَفَرَ

بدشگونی اورصفر کی نحوست کوئی چیز نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ (بخاری:5757)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں، کوئی بدشگونی جائز نہیں، اُلّو کے بولنے پر کوئی بدشگونی جائز نہیں، صفر کے مہینے میں کوئی نحوست نہیں۔

صَوْمُ رَجَبٍ

رجب میں نفلی روزے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ (مسلم:2726، ابوداؤد:2430)۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حکیم سے روایت ہے کہ: میں نے سعید بن جبیر سے رجب میں روزہ

Islam The World Religion

رکھنے کے بارے میں سوال کیا، اور ہم ان دنوں رجب ہی میں تھے، تو انہوں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ اب کبھی روزے ترک نہیں کریں گے اور آپ روزے ترک کرتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ اب کبھی روزے نہیں رکھیں گے۔

صُومُ شَعْبَانَ

شعبان میں نفلی روزے

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، وَلَمْ أَرَهُ صَامَ مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيلًا (مسلم:1156، نسائی:2179، مسند احمد:24116)۔

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: آپ مسلسل روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے ہی رکھتے جا رہے ہیں اور روزے چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ نے روزے بند کر دیے ہیں۔ اور میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں شعبان کے روزوں کی نسبت زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا، آپ (گویا) پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے، محض چند دن چھوڑ کر آپ پورا شعبان روزے رکھتے تھے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ، قَالَ: ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ (نسائی:2357، مسند احمد:21753)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنے آپ شعبان میں رکھتے ہیں (کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا: ''یہ وہ مہینہ ہے کہ رجب اور رمضان المبارک کے درمیان آنے کی وجہ سے لوگ اس سے غفلت کر جاتے ہیں، حالانکہ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس میں رب العالمین کے ہاں انسانوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُومُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا، فَإِنَّ اللهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِغُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: أَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَأَرْزُقَهُ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهُ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ (ابن ماجہ:1388)۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نصف شعبان کی رات آئے تو اس رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو۔ اس رات اللہ تعالیٰ سورج کے غروب ہوتے ہیں پہلے آسمان پر نزول فرلیتا ہے، اور صبح صادق طلوع ہونے تک کہتا رہتا ہے: کیا کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا ہے، کہ میں اسے معاف کروں؟ کیا کوئی رزق طلب کرنے والا ہے کہ اسے رزق دوں؟ کیا کوئی کسی بیماری یا مصیبت میں) مبتلا ہے کہ میں اسے عافیت فرمادوں؟ کیا کوئی اِس طرح کا ہے؟ کیا کوئی اُس طرح کا ہے؟ حتیٰ کہ صبح طلوع ہوجاتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ، فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟ قَالَتْ، قَدْ قُلْتُ: وَمَا بِي ذٰلِكَ، وَلَكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ

Islam The World Religion

النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعَرِ غَنَمِ كَلْبٍ (ابن ماجہ:1389،ترمذی:739،مسند احمد:26018)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بستر پر) نہ پایا۔ میں آپ کی تلاش میں نکلی تو دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں اور آپ نے آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا ہوا ہے۔ (جب مجھے دیکھا تو) فرمایا: ''عائشہ! کیا تجھے یہ ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے؟ عائشہ فرماتی ہیں کہ: میں نے عرض کیا: مجھے یہ خوف تو نہیں تھا لیکن میں نے سوچا شاید آپ اپنی کسی اور زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو معاف فردیتا ہے۔

صِيَامُ رَمَضَانَ

رمضان کے روزے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾ (البقرۃ:183)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کر دیے گئے تھے تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرۃ:185)۔

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے مکمل ہدایت ہے اور رہنمائی کرنے والے واضح دلائل پر مشتمل ہے اور حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن کتاب ہے۔ تو تم میں سے جو بھی یہ مہینہ پائے اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيٰطِيْنُ

Islam The World Religion

(بخاری:3277،مسلم:2495،نسائی:2099،مسند احمد:7781)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً وَ قِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعاً، مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَ مَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَ هُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَ الصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَ شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَ شَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِماً كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهِ وَ عِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَّاءٍ، وَ مَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَ هُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَ أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَ آخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ (شعب الایمان:3608،فضائل الاوقات للبیہقی: 37)۔

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن خطاب کیا، آپ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے ایک عظیم مہینہ آ چکا ہے، یہ مبارک مہینہ ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، اللہ نے اسکے روزے فرض کیے ہیں، اور اس کی رات کو قیام کرنا پسند فرمایا ہے، جس نے اس مہینے کی کسی بھی نیکی کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا اسے دیگر مہینوں کے فرض جیسا ثواب ملے گا، اور

Islam The World Religion

جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا اسے دیگر مہینوں کے ستر فرائض جیسا ثواب ملے گا، اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ مل جل کر کھانے کا مہینہ ہے، یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، اس مہینے میں جو کسی روزہ دار کو افطاری کرائے گا تو یہ اس کے گناہوں کی بخشش کا سبب ہوگی اور جہنم سے آزادی کا سبب ہوگی، اور اسے روزہ دار جتنا ثواب ملے گا جب کہ روزہ دار کے اپنے ثواب میں کوئی کمی نہ آئے گی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں ہر ایک کے پاس تو اتنا ہوتا نہیں جس سے ہم روزہ دار کو افطاری کرا سکیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اسے بھی دیتا ہے جو دودھ میں پانی ملا کر (کچی لسی سے) روزہ دار کا روزہ کھلواتا ہے، یا ایک کھجور سے یا صرف پانی سے روزہ کھلواتا ہے، اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا، اللہ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا، جسکے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے گا، یہ وہ مہینہ ہے جس کا پہلا عشرہ رحمت ہے، اور درمیانہ عشرہ مغفرت ہے اور آخری عشرہ جہنم سے چھٹکارا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (بخاری:38، نسائی:2204، ابن ماجہ:1641، مسند احمد:7170، 7280، 10117)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے ایمان اور خالص نیت کے ساتھ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ: مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (بخاری:2008، نسائی:2196، مسند احمد:7881)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

Islam The World Religion

سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے فضائل بیان فرما رہے تھے کہ: جو شخص بھی اس میں ایمان اور اجر وثواب کی نیت کے ساتھ (رات میں) نماز کے لیے کھڑا ہوگا، اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ(بخاری: 2014، مسلم :760، ابوداؤد: 1372، ترمذی: 683)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (حصول اجر وثواب کی نیت) کے ساتھ رکھے، اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو لیلۃ القدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ نماز میں کھڑا رہے اس کے بھی اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ(مسلم: 552، مسند احمد: 9197)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: پانچ نمازیں، ایک جمعہ تا دوسرا جمعہ اور ایک رمضان تا دوسرا رمضان، درمیان کے عرصے میں ہونے والے گناہوں کو مٹانے کا سبب ہیں، بشرطیکہ انسان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کر رہا ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ(ترمذی: 3545، مسند احمد: 7451)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس پر رمضان داخل ہوا پھر اسکی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے اسکے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ (بخاری: 7492)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ روزہ خالص میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ بندہ اپنی شہوت، کھانا پینا میری رضا کے لیے چھوڑتا ہے اور روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور ایک خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو، اللہ کے نزدیک مشک عنبر کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ ، فَيَأْتِيهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (مسلم :6009،البخاری:1902،النسائی:2095)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کے معاملے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں اور بھی زیادہ سخاوت فرماتے حتیٰ

Islam The World Religion

کہ رمضان گزر جاتا۔ آپکے پاس جبریل آتے تھے اور آپ کو قرآن دہرواتے تھے۔ جب جبریل کی آپ ﷺ سے ملاقات ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ سخاوت میں طوفانی ہواؤں سے بھی بڑھ جاتے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا (البخاری:2843، مسلم :4902، ابو داؤد:2509، ابن ماجة :2759، النسائی:3180)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد پر جانے والے کی تیاری کرائی اس نے جہاد کیا اور جو مجاہد گھر والوں کے پاس نگرانی کے لیے ٹھہرا اس نے بھی جہاد کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ (مسلم :2787، مسند احمد: 24131)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے، (عبادت میں) نہایت کوشش کرتے اور کمر ہمت باندھ لیتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَاماً، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، اِعْتَكَفَ عِشْرِينَ (الترمذی:803، ابو داؤد:2463، ابن ماجة: 1770 ورواه ابو داؤد وابن ماجة عن أُبی بن كعب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں

Islam The World Religion

اعتکاف فرماتے تھے۔ایک سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف نہیں فرمایا۔جب اگلا سال آیا تو بیس دن اعتکاف فرمایا۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ۱ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ۲ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ۴ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۠۵ (القدر)۔

ترجمہ: **بیشک ہم نے ہی قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے۔اور آپ کیا سمجھے کہ شبِ قدر کیا ہے۔شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس میں فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے ہر امر کو لے کر اترتے ہیں۔یہ رات سراسر سلامتی ہے۔یہ فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے۔**

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (البخاری:1901، مسلم:1781، الترمذی:683، سنن النسائی:2202، ابن ماجۃ:1641، سنن الدارمی:1782)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کردیے گئے۔اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان شریف میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

Islam The World Religion

صَلٰوةُ التَّرَاوِيحِ

تراویح کی نماز

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ (بخاری: 1129، ابوداؤد: 1373)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی۔ صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ یہ نماز پڑھی۔ دوسری رات بھی آپ نے یہ نماز پڑھی تو نمازیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی تیسری یا چوتھی رات تو پورا اجتماع ہی ہوگیا تھا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس رات نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے۔ صبح کے وقت آپ نے فرمایا کہ تم لوگ جتنی بڑی تعداد میں جمع ہوگئے تھے میں نے اسے دیکھا تھا، لیکن مجھے باہر آنے سے یہ خیال مانع رہا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہوجائے۔ یہ رمضان کا واقعہ تھا۔

عَجِّلُوا الْإِفْطَارَ

روزہ جلدی کھولا کرو

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ (مؤطا الامام محمد صفحته 188، مؤطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء في تعجيل الفطر: 6، مسلم: 2554، البخاري: 1957، الترمذي: 699، ابن ماجة: 1697، سنن الدارمي: 1705)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پہ قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَصَلٰوةُ الْمَغْرِبِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَالْعَامَّةِ (مؤطا الامام محمد صفحته 188)۔ صحیح

ترجمہ: امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ افطار اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا ان میں تاخیر کرنے سے بہتر ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور عام علماء کا قول ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَا، فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ، فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ (ترمذی :694)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے کھجور میسر ہو، تو چاہیے کہ وہ اسی سے روزہ کھولے، اور جسے کھجور میسر نہ ہو تو چاہیے کہ وہ پانی سے کھولے کیونکہ پانی پاکیزہ چیز ہے۔

اَلْعُمْرَةُ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً (البخاری: 1782، مسلم: 3038، النسائی: 2110، ابن ماجۃ: 2994، سنن الدارمی: 1865، المسند لاحمد بن حنبل: 2030)۔

صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

Islam The World Religion

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِي (البخاری :1863، مسلم :3039)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حج سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہیں حج پر جانے سے کیا چیز مانع تھی؟ انہوں نے عرض کیا: ابوفلاں، انکی مراد تھی ان کا شوہر، اسکے پاس پانی لاد کر لانے والے دو اونٹ تھے، ایک اونٹ پر بیٹھ کر وہ حج پر چلا گیا اور دوسرے اونٹ کے ذریعہ ہم اپنی زمین کو پانی سے سیراب کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بے شک رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

صِيَامُ شَوَّالٍ

شوال کے نفلی روزے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ (مسلم :2758، ترمذی: 759)۔

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے۔ پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ (پورا سال) مسلسل روزے رکھنے کی طرح ہے۔

الْعُمْرَةُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ

ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا

عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ

Islam The World Religion

عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً (البخاري:1778، مسلم :3033)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے چار عمرے کیے تھے: (۱) حدیبیہ کا عمرہ جب آپ کو مشرکین نے روک لیا تھا، یہ ذی القعدہ میں تھا (۲) اس کے دوسرے سال ذی القعدہ میں عمرہ، جب مشرکین سے صلح ہو چکی تھی (۳) جعرانہ کا عمرہ، جب آپ نے حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ نے کتنے حج کیے تھے؟ انہوں نے کہا: ایک (اور چوتھا عمرہ اسی حج میں شامل ہے)۔

فَضْلُ ذِي الْحَجَّةِ

ذوالحج کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَالْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣ (الفجر : 3،2،1)۔

ترجمہ: قسم ہے فجر کی۔ اور دس راتوں کی۔ اور جفت کی اور طاق کی۔

عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ امْرَأَتِهِ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ (نسائی:2372)۔

ترجمہ: حضرت ہنیدہ بن خالد کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ نے بیان فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاشوراءِ محرم، ذوالحجہ کے پہلے نو دن اور ہر مہینے کے تین دن، مہینے کا پہلا سوموار اور دو ابتدائی جمعراتیں روزہ رکھا کرتے تھے۔

Islam The World Religion

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي الْعَشْرَ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ. قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُمَا بِشَيْءٍ(بخاری: 969، ابوداؤد 2438، ترمذی: 757، ابن ماجه: 1727)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ کسی دن کا عمل اللہ کو محبوب نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اور جہاد سے بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں جہاد سے بھی نہیں۔ سوائے اس شخص کے جو اپنی جان ومال خطرہ میں ڈال کر نکلا اور واپس آیا تو ساتھ کچھ بھی نہ لایا (سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعَمَلُ فِيهِنَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ، فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ(مسند احمد: 6154)۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عشرہ ذی الحجہ سے بڑھ کر کوئی دن اللہ کی ہاں معظم نہیں اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور دن میں اعمال اتنے زیادہ پسند ہیں، اس لئے ان دنوں میں تہلیل وتکبیر اور تحمید کی کثرت کیا کرو۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلًا، مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا، لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ، لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: {الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا} [المائدة: 3] قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ، وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ(البخاری: 45، مسلم: 7527، الترمذی: 3043، النسائی:

Islam The World Religion

5012،مسند احمد:188)۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! تمھاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جسے تم پڑھتے ہو۔ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو یوم عید بنا لیتے۔ آپ نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے جواب دیا: سورہ مائدہ کی یہ آیت کہ: آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام پسند کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم اس دن اور اس مقام کو خوب جانتے ہیں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن عرفات میں کھڑے ہوئے تھے۔

وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَومٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيْهِ عَبْداً مِنَ النَّارِ مِنْ يَومِ عَرَفَةَ ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ ، فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ

(مسلم:3288،النسائی:3003،ابن ماجة:3014)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ بندوں کو آگ سے نجات دیتا ہو۔ وہ قریب ہوتا ہے اور پھر ان پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے ان سب نے کیا ارادہ کیا ہے؟

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مُوجَأَيْنِ ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ ذَبَحَ(ابوداؤد : 2795، ابن ماجه : 3121، مسند احمد

Islam The World Religion

:15022).

ترجمہ: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دن دو مینڈھے ذبح کیے جو سینگوں والے چتکبرے اور خصی تھے۔ جب آپ نے انہیں قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی: إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ میں ملتِ ابراہیم پر ہوں اور یکسو ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اطاعت گزاروں میں سے ہوں، اے اللہ! یہ (قربانی) تیری طرف سے ہے اور تیرے ہی لیے ہے، اسے محمد اور اس کی امت کی طرف سے قبول فرما۔ اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے ذبح کر دیا۔

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ (الترمذی:542، ابن ماجۃ:1756، سنن الدارمی:1607)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک عید کی نماز نہیں پڑھ لیتے تھے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودٰتٍ (البقرۃ:203)۔

ترجمہ: اور اللہ کی گنتی کے چند دن (منیٰ والے) دنوں میں خوب یاد کرو۔

Islam The World Religion

ليس في الربيعين والجماديين وذي القعدة حديث صحيح وان كانت العبادة النافلة مستحسنة في جميع الشهور۔

فَضْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَضَلَّ اللهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ، وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ، فَجَاءَ اللهُ بِنَا فَهَدَانَا اللهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ ، فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ ، وَالسَّبْتَ، وَالْأَحَدَ، وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ(مسلم : 1982، نسائی: 1368، ابن ماجه: 1083)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ان دونوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ ہم سے پہلے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں جمعہ کی راہ سے ہٹا دیا، اس لیے یہود کے لیے ہفتے کا دن ہو گیا اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمیں اس دنیا میں لایا اور جمعے کے دن کی طرف ہماری راہنمائی فرما دی، اس نے جمعہ پھر ہفتہ پھر اتوار رکھا۔ اسی طرح قیامت کے دن بھی وہ ہم سے پیچھے ہوں گے۔ اہل دنیا میں سے ہم سب کے بعد ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ جن کا فیصلہ (باقی) مخلوقات سے پہلے کر دیا جائے گا۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ :اَلصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ (مسلم : 550، الترمذی: 214، مسند احمد: 8715)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں، اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، اس عرصہ کے درمیان والے گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب

Islam The World Religion

تک کبیرہ گناہوں کا غلبہ نہ ہوجائے۔

عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمَيْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُناً بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلٰى قَلْبِهٖ (ابو داؤد: 1052، الترمذی: 500، سنن النسائی: 1369، ابن ماجة: 1125، سنن الدارمی: 1578)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو جعد ضُمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے ترک کر دیے اللہ نے اس کے دل پر مہر لگا دی۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَأَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ، اِسْتَغْنَى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (سنن الدار قطنی: 1560، السنن الکبریٰ للبیہقی: 5634)۔ اسنادہ حسن، ولہ شواھد کثیرۃ، انظر: ابوداود: 1067، والبیہقی: 5632، 5633، 5635۔ اسنادہ بعض صحیح، وبعض حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو جمعہ کے دن اس پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ سوائے مریض یا مسافر یا عورت یا بچے یا غلام کے۔ جو شخص کھیل تماشے یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہو گیا، اللہ اس سے بے پرواہ ہو گیا اور اللہ بے نیاز ہے حمد والا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الجُمُعَةِ الأُخْرَى (بخاری: 883)۔

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو

Islam The World Religion

شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ہو سکے اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے اور تیل استعمال کرے یا گھر میں جو خوشبو میسر ہو استعمال کرے، پھر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، پھر جتنی ہو سکے نفل نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش سنتا رہے، تو اس کے اس جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ (البخاری: 935، مسلم: 1969، سنن النسائی: 1431، ابن ماجۃ: 1137، سنن الدارمی: 1576، مؤطا امام مالك: کتاب الجمعۃ: 15)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بندۂ مسلمان اس وقت اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

عَنْ اَبِی بُرْدَةَ ابْنِ اَبِی مُوسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِی شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِیَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلَى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ (مسلم: 1975، ابوداؤد: 1049)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی اس گھڑی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ امام کے بیٹھنے اور نماز کے مکمل ہو جانے کے درمیان درمیان ہوتی ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُودٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِیُّ اللهِ حَیٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ اِبْنُ

Islam The World Religion

مَاجَةَ وَرَوٰی مِثْلَهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ (ابن ماجة: 1637، ابن ماجة :1085، ابوداؤد: 1047، النسائی: 1374، المستدرك للحاكم: 8859)۔ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالذَّهَبِیُّ وَقَالَ عَلِیٌّ الْقَارِیْ اِسْنَادُهُ جَیِّدٌ

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، اس درود پر گواہی دی جاتی ہے، فرشتے اِسکی گواہی دیتے ہیں، تم میں سے کوئی ایک شخص جب بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اُسی وقت مجھ پر پیش ہونا شروع ہوجاتا ہے حتیٰ کہ وہ درود سے فارغ ہوجاتا ہے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: اللہ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ نبیوں کے جسم کھائے، لہٰذا اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اُسے رزق دیا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

چوتھا باب:

اَنْتَ مُکَرَّمٌ مَاشَآءَ اللّٰہُ

(آپ بڑے کام کے بندے ہو)

Islam The World Religion

اَعطِ ذِی حَقٍ حَقَّهٗ

عزت دار کو عزت دیں

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (الحجرات:13)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا ہے تاکہ تمہارا تعارف ہوتا رہے ورنہ اللہ کے ہاں تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ بے شک اللہ خوب علم والا خبردار ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ (الحجرات:12)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! زیادہ بدگمانیوں سے بچو۔ بلاشبہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو بڑی نفرت کرو گے، تو پھر اللہ سے ڈرو، بلاشبہ اللہ توبہ کو قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الحجرات:10)۔

ترجمہ: سارے مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں، تو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(193)۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّهٗ رَجُلٌ رَقِیْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ

Islam The World Religion

صَوَاحِبُ يُوسُفَ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری:678،679،682،3385،مسلم:948،ترمذی:3672)۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی ،توفرمایا: ابوبکر سے کہولوگوں کونماز پڑھائے ،حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں ، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کونماز نہیں پڑھا سکیں گے ، فرمایا: ابوبکر سے کہولوگوں کونماز پڑھائے ۔ام المومنین نے وہی بات دہرائی ،توفرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کونماز پڑھائے ،تم یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصدان کے پاس گیااورانہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کونماز پڑھائی ۔

(194)۔ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ (مسلم: 4624، احمد:7922،10948)۔

ترجمہ: جوابوسفیان کے گھر میں چلا گیا اسے معافی ہے ، جو ہتھیار ڈال دے اسے معافی ہے ، جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے اسے معافی ہے ۔

اَلنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

سب کا بھلا سب کی خیر

(195)۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (بخاری:57)۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر نماز پڑھنے ، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا بھلا کرنے کی بیعت کی تھی ۔

(196)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ وَأَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ تَعَالَى أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى سُرُورٌ

Islam The World Religion

تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا، وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِي فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ- يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ شَهْرًا، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ، وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ رَجَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيهِ فِي حَاجَةٍ حَتَّى يَتَهَيَّأَ لَهُ أَثْبَتَ اللهُ قَدَمَهُ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامِ (رواہ الطبرانی فی الکبیر:13646)۔حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ لوگوں میں اللہ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اور کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں اللہ کو سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع مند ہو اور اللہ کا سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ تو کسی مسلمان کا دل خوش کردے یا اس کی مصیبت دور کردے یا اس کا قرض ادا کردے یا اس کی بھوک دور کردے۔ اور اگر میں اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کے لیے اس کے ساتھ چلوں تو یہ عمل مجھے اس سے بھی زیادہ پسند ہے کہ میں اس مسجد یعنی مدینہ والی مسجد میں ایک ماہ تک اعتکاف بیٹھا رہوں۔ جس نے اپنے غصے کو روکا اللہ اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا۔ جس نے اپنے غیظ کو دبایا حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وہ بہت کچھ کرسکتا تھا تو اللہ ایسے شخص کا قلب قیامت کے دن امید سے بھر دے گا۔ اور جو شخص اپنے کسی بھائی کے ساتھ اس کی حاجت روائی کے لیے چلا حتیٰ کہ اس کا مسئلہ حل کردیا تو اللہ اس کے قدموں کو اس دن مضبوط رکھے گا جس دن قدم پھسل پھسل جائیں گے۔

ایک اور طویل حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(197)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کو ایک سفر میں پانی کی سخت ضرورت تھی۔ ایک عورت ملی جس کے اونٹ پر پانی لدا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مشکیزے کا منہ کھول کر سب لوگوں کو پانی سے سیراب فرمایا، مگر اس عورت کے پانی میں کوئی کمی نہ آئی۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا، فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، قَالَ

Islam The World Religion

لَهَا: تَعْلَمِينَ، مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا. فَقَالَتْ: يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرَى أَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدْعُونَكُمْ عَمْدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الإِسْلَامِ؟ فَأَطَاعُوهَا، فَدَخَلُوا فِي الإِسْلَامِ (بخاری:344)۔

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خاتون کے لیے کھانے کی چیزیں جمع کرو۔ صحابہ کرام نے اس کے لیے عجوہ، آٹا، ستو سب کچھ جمع کیا حتیٰ کہ پکی ہوئی روٹیاں بھی جمع کر دیں۔ یہ سب کچھ صحابہ نے ایک کپڑے میں باندھ کر اس خاتون کے اونٹ پر اس کے آگے رکھ دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے ایک قطرہ بھی نہیں لیا بلکہ ہمیں جو کچھ پلایا اللہ نے پلایا۔ وہ چلی گئی تو ایک دن اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگی: میری سمجھ کے مطابق یہ مسلمان تمہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ؟ وہ سب اس کی بات مان گئے اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

(198)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَهَادُوا تَحَابُّوا (الآداب للبیہقی:81)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو، اس سے محبت بڑھے گی۔

(199)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ (بخاری:2989، مسلم:2335)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا بول بھی صدقہ ہے۔

(200)۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، ارْمُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ. قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا

Islam The World Religion

مَعَكُمْ كُلِّكُمْ (بخاری:3373)۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ قبیلہ اسلم کی ایک جماعت سے گزرے جو تیراندازی میں مقابلہ کررہی تھی۔حضور ﷺ نے فرمایا' اے بنو اسماعیل ! تیراندازی کئے جاؤ کیونکہ تمہارے بزرگ دادا بھی تیرانداز تھے اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ سنتے ہی دوسرے فریق نے تیراندازی بند کردی ۔حضور ﷺ نے فرمایا' کیا بات ہوئی' تم لوگ تیر کیوں نہیں چلاتے ؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! جب آپ فریق مقابل کے ساتھ ہوگئے تو اب ہم کس طرح تیر چلا سکتے ہیں۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: مقابلہ جاری رکھو' میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(201)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: يَا عُمَرُ اِنَّكَ رَجُلٌ قَوِيٌّ، لَا تُزَاحِمْ عَلَى الْحَجَرِ فَتُوذِي الضَّعِيْفَ، اِنْ وَجَدتَّ خَلْوَةً فَاسْتَلِمْهُ، وَاِلَّا فَاسْتَقْبِلْهُ فَهَلِّلْ وَ كَبِّرْ (مسند احمد:190، السنن الکبریٰ للبیہقی :9261، المصنف لعبدالرزاق:8941، مجمع الزوائد:5476) ولہ شاہد(السنن الکبریٰ:9262)۔حسن

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عمر! تم ایک طاقتور آدمی ہو، حجر اسود کے پاس مزاحمت نہ کرنا جسکی وجہ سے کمزوروں کو تکلیف دو، اگر تم خلوت پاؤ تو بوسہ دے لو ورنہ اسکی طرف منہ کر کے تہلیل اور تکبیر کہہ لو۔

(202)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ، فَفَزِعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا (ابوداود:5004)۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے، ان میں سے ایک آدمی سو گیا، کچھ لوگ اس رسی کے پاس گئے، جو اس کے پاس تھی اور اسے لے لیا تو وہ ڈر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے درست نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔

Islam The World Religion

(203)۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصَّلَاةِ، وَالصِّيَامِ، وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلَى قَالَ: إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ قَالَ: وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ(مسند احمد: 27508، ابو داود:4919)۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں (نفلی) نماز، روزہ اور صدقہ سے افضل درجے کا عمل نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اندرونی معاملات کی اصلاح (یعنی جن لوگوں میں ناراضگی ہو،ان میں صلح کروانا)، جبکہ لوگوں میں پھوٹ اور فساد ڈالنا مونڈنے والی چیز ہے (جو دین کو مونڈ کر رکھ دیتی ہے)۔

(204)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَجْتَنِي سِوَاكًا مِنَ الْأَرَاكِ، وَكَانَ دَقِيقَ السَّاقَيْنِ، فَجَعَلَتِ الرِّيحُ تَكْفَؤُهُ، فَضَحِكَ الْقَوْمُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِمَّ تَضْحَكُونَ؟ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، مِنْ دِقَّةِ سَاقَيْهِ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَهُمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أُحُدٍ(مسند احمد:3991)۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ پیلو کی مسواک چن رہے تھے، ان کی پنڈلیاں پتلی تھیں، جب ہوا چلتی تو وہ لڑکھڑانے لگتے تھے، لوگ یہ دیکھ کر ہنسنے لگے، نبی ﷺ نے پوچھا کہ تم کیوں ہنس رہے ہو؟ لوگوں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! ان کی پتلی پتلی پنڈلیاں دیکھ کر، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں پنڈلیاں میزان عمل میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہیں۔

تَحْسِينُ الرُّفَقَاءِ

حوصلہ افزائی کرنا سیکھیں

(205)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي مُوسَى: لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ

Islam The World Religion

مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ (مسلم: 1851)۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''(کیا ہی خوب ہوتا) کاش! تم مجھے دیکھتے جب گزشتہ رات میں بڑے انہماک سے تمھاری قراءت سن رہا تھا، تمھیں آل داؤد علیہ السلام کی خوبصورت آوازوں میں سے ایک خوبصورت آواز دی گئی ہے

(206)۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ - أَوْ سَبْيٍ - فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا، فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَوَاللهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الجَزَعِ وَالهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الغِنَى وَالخَيْرِ، فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ (بخاری:923)۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال آیا یا کوئی چیز آئی۔ آپ نے بعض صحابہ کو اس میں سے عطا کیا اور بعض کو کچھ نہیں دیا۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو آپ نے نہیں دیا تھا انہیں اس کا رنج ہوا، اس لیے آپ نے اللہ کی حمد و تعریف کی پھر فرمایا امابعد! خدا کی قسم میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا لیکن میں جس کو نہیں دیتا وہ میرے نزدیک ان سے زیادہ محبوب ہیں جن کو میں دیتا ہوں۔ میں تو ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دلوں میں بے صبری اور لالچ پاتا ہوں لیکن جن کے دل اللہ تعالیٰ نے بہتر اور بے نیاز بنائے ہیں، میں ان پر بھروسہ کرتا ہوں۔ عمرو بن تغلب بھی ان ہی لوگوں میں سے ہیں۔ خدا کی قسم میرے لیے رسول اللہ ﷺ کا یہ ایک کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

(207)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللهِ

Islam The World Religion

ﷺ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ (بخاری:4897، مسلم:6498، ترمذی:3933)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر سورۃ جمعہ (کی یہ آیت) نازل ہوئی: وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی ''بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے''۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے کوئی توجہ نہ فرمائی حتیٰ کہ میں نے تین بار سوال دوہرایا۔ ہم میں سلمان فارسی بھی تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سلمان پر رکھا۔ فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی موجود ہوگا تو ان فارسیوں میں سے ایک شخص وہاں بھی پہنچ جائے گا۔

لَا تَنْهَرِ السَّائِلَ

سخی بنو، نتیجہ دیکھ لینا

(208)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُسْلِمُ لِشَيْءٍ يُعْطَاهُ مِنَ الدُّنْيَا، فَمَا يُمْسِي حَتّٰى يَكُوْنَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ، وَأَعَزَّ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (مسند احمد:12050، مسلم:2312)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات کوئی شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر اسلام قبول کرتا کہ آپ اسے دنیا کا مال و دولت عطاء فرمائیں گے اور ہوتا یوں کہ شام تک اس کے نزدیک اسلام دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب اور معزز ہو چکا ہوتا۔

(209)۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَأَتٰى قَوْمَهٗ، فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوْا، فَوَاللهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَاقَةَ، وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَجِيْءُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا يُرِيْدُ إِلَّا الدُّنْيَا، فَمَا يُمْسِي حَتّٰى يَكُوْنَ دِيْنُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا بِمَا فِيْهَا (مسند احمد:14029)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نبی ﷺ سے کچھ مانگا، نبی ﷺ نے اسے صدقہ کی بکریوں میں سے بہت سی بکریاں ''جو دو پہاڑوں کے درمیان آ

Islam The World Religion

سکیں"، دینے کا حکم دے دیا، وہ آدمی اپنی قوم کے پاس آ کر کہنے لگا لوگو! اسلام قبول کر لو، کیونکہ محمد ﷺ اتنی بخشش دیتے ہیں کہ انسان کو فقر و فاقہ کا کوئی اندیشہ نہیں رہتا، اور بعض اوقات نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آ کر صرف دنیا کا ساز و سامان حاصل کرنے کے لیے اسلام قبول کر لیتا لیکن اس دن کی شام تک دین اس کی نگاہوں میں دنیا اور اس کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو چکا ہوتا تھا۔

(210)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ (بخاری:4684، مسلم:2308)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

كُنْ سَلِيمَ الصَّدْرِ

دل صاف رکھیں

(211)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ: وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْكِ (ترمذي:2032)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے ، بلند آواز سے پکارا اور فرمایا: اے زبانی اسلام لانے والے لوگوں کی جماعت، جن کے دلوں تک ایمان نہیں پہنچا ہے! مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب نہ تلاش کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب ڈھونڈتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھونڈتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جس کے عیب ڈھونڈتا ہے، اسے رسوا و ذلیل کر دیتا ہے، اگرچہ وہ عیب اس کے اونٹ کے پالان میں چھپا ہو۔ راوی (نافع) کہتے ہیں: ایک دن ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

Islam The World Religion

خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر کہا: اے کعبہ! تم کتنی عظمت والے ہو! اور تمہاری حرمت کتنی عظیم ہے، لیکن اللہ کی نظر میں مومن کی حرمت تجھ سے زیادہ عظیم ہے (اس حدیث میں صحابہ کرام کی عیب جوئی کرنے والوں کو منافق قرار دیا گیا ہے)۔

(212)۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: نَادَىٰ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْمَعَ الْعَوَاتِقَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ، وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ يَتَّبِعِ اللهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ فِي بَيْتِهِ (مسند احمد:19801)۔

ترجمہ: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جو زبان سے ایمان لے آئے ہو لیکن ان کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت مت کیا کرو، اور ان کے عیوب تلاش نہ کیا کرو، کیونکہ جو شخص ان کے عیوب تلاش کرتا ہے، اللہ اس کے عیوب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیوب تلاش کرنے لگ جاتا ہے، اسے گھر بیٹھے رسوا کر دیتا ہے۔

(213)۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ (ابوداؤد:4888)۔صحیح

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگوں کے بھید کی جستجو کرو گے تو انہیں متنفر کر دو گے۔

(214)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ (ابوداود:4860،ترمذی:3896)۔

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کی بابت کوئی بات نہ پہنچائے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو (کسی کے متعلق میرے دل میں کدورت نہ ہو)۔

(215)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

Islam The World Religion

وَسَلَّمَ: مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الآيَةَ: {مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ} [الزخرف: 58] (ترمذی:3253)۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد جب گمراہ ہوجاتی ہے تو جھگڑالو (مناظرہ باز) ہوجاتی ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی {مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ} یہ لوگ آپ کے سامنے صرف جھگڑے کی غرض سے یہ مثال دیتے ہیں، بلکہ یہ لوگ طبعاً ہی جھگڑالو ہیں (الزخرف:۵۸)۔

اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

السلام علیکم پھیلاؤ

(216)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (مسلم: 194، ابوداود: 5193، ابن ماجہ: 68)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان والے نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

اُغْدُ كَرِيمًا

کریم بنیے

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ (الانفطار:6)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: اے انسان! تجھے کون سی چیز نے تیرے ربِ کریم سے غافل کر دیا۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (التکویر:19)۔

ترجمہ: بے شک یہ قرآن رسولِ کریم کی زبان سے ادا ہوتا ہے۔

(217)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ، يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ (بخاری:3390)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔

(218)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ (مسند احمد:9093، ابوداؤد:4790، ترمذی :1964، مستدرک حاکم:128، 129، 130، 131، 132)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مومن بھولا اور مہربان ہوتا ہے اور کافر چالباز اور مکار ہوتا ہے۔

(219)۔ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (بخاری:7376، مسلم:6030، ترمذی:1922)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(220)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيبًا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ (مستدرک حاکم:442)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص آسانیاں فراہم کرنیوالا، نرم مزاج، قرب فراہم کرنے والا ہوا، اللہ نے اسے آگ پر حرام کر دیا۔

(221)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ

Islam The World Religion

اللهُ فِي حَاجَتِهٖ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری:2442،مسلم:6578 ،ترمذی:1426،ابوداود:4893)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے دشمن کے حوالے کرتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں مصروف رہتا ہے، اللہ اس کی حاجت پوری کرتا رہتا ہے۔ جس نے کسی مسلمان کی مشکل کشائی کی، اللہ قیامت کے دن کی مشکلات میں اس کی مشکل کشائی کرے گا اور جس نے مسلمان کا عیب چھپایا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

اَلْفَضْلُ لِلسَّاقِيْ

پہلے دوسروں کو پلائیں

(222)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَللهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ ، فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ ، مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِيْ عُمَرُ ، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ ، مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِيْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ ، وَعَرَفَ مَا فِيْ نَفْسِيْ ، وَمَا فِيْ وَجْهِيْ ، ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ، قَالَ الْحَقْ ، وَمَضٰى ، وَاتَّبَعْتُهٗ ، فَدَخَلَ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنَ لِيْ ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ ، فَقَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ ؟ قَالُوْا هَدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ ، قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ، قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ ، فَادْعُهُمْ لِيْ ، قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ ، اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ

Islam The World Religion

فِيهَا ، فَسَآءَنِي ذٰلِكَ ، فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ ، كُنْتُ أَحَقَّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوّٰى بِهَا ، فَإِذَا جَآءُوا أَمَرَنِي ، فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسٰى أَنْ يَّبْلُغَنِي مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهٖ بُدٌّ ، فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ ، فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ ، قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ ، فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ ، فَقَالَ يَا أَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ ، قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ ، فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا ، قَالَ فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ

(بخاری:6452)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ وہی ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل زمین پر لیٹا رہتا تھا اور کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں صحابہ کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ نکل رہے تھے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ وہ مجھے رَجا ئیں۔ وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے عمر رضی اللہ عنہ گزرے، میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے ان سے سوال اس لیے کیا تھا تا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ بھی گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے۔ آپ مجھے دیکھتے ہی مسکرانے لگے اور سمجھ لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔ پھر فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا: میرے پیچھے پہنچ۔ آپ آگے گزر گئے اور میں آپ

Islam The World Religion

کے پیچھے ہولیا۔ آپ کاشانہ اقدس میں داخل ہوئے، اپنے لیے اجازت لی اور مجھے بھی اجازت دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ پایا۔ فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے عرض کیا یہ فلاں یا فلانہ نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا: اہل صفہ کے پاس پہنچ اور انہیں میرے پاس بلا۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ: اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے، وہ اپنے گھر والوں ، مال دولت اور کسی بھی دوسرے شخص پر بوجھ نہیں تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صدقہ آتا تو آپ اسے ان کے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھاتے تھے۔ اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے اور انہیں بھی اس میں شریک کرتے تھے۔ مجھے اس دفعہ اہلِ صفہ کو بلانا ناگوار گزرا۔ میں نے سوچا یہ دودھ اہل صفہ کے سامنے کیا چیز ہے۔ میں زیادہ حق دار تھا کہ اس دودھ کو پی کے طاقت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا، میں انہیں دودھ پکڑائے جا رہا تھا تو مجھے نہیں لگتا تھا کہ یہ دودھ بچ کر مجھ تک پہنچ سکے گا۔ اب اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ (تو بہرحال میں کہہ رہا تھا کہ) میں اصحابِ صفہ کے پاس گیا انہیں دعوت دی۔ وہ سب آ گئے اور اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی اور وہ کاشانۂ اقدس میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا: پیالہ پکڑ اور انہیں دے۔ میں نے پیالہ پکڑا۔ ایک آدمی کو پیالہ دیتا، وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ پیالہ مجھے واپس کر دیتا پھر میں دوسرے آدمی کو دیتا وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ پیالہ مجھے واپس کر دیتا حتیٰ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گیا اور ساری جماعت سیر ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالہ پکڑا، اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا: اب رہ گئے میں اور تم۔ میں نے عرض کیا درست فرمایا یا رسول اللہ۔ فرمایا: بیٹھ جا اور پی۔ میں بیٹھ گیا اور پینے لگا۔ فرمایا اور پی۔ میں نے اور بھی پیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بھی پینے کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا، اب دودھ اندر نہیں جاتا۔

Islam The World Religion

فرمایا: مجھے دے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیالہ دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی گئے۔

إِذَا قَدَرْتَ فَاغْفِرْ

معاف کرنا سیکھیے

(223)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ یعنی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب، تیرے ہاں تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو قدرت کے باوجود معاف کر دے (شعب الایمان للبیہقی: ۸۳۲۷)۔

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ

لوگوں کا شکریہ کھلے دل سے ادا کریں

(224)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ (مسند احمد: 7495، ترمذی: 1955)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی ناشکرا ہے۔

عَمَلُ التَّسْخِيرِ

تسخیر کا عمل

(225)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ (ابن ماجہ: 4106)۔ صحیح

Islam The World Religion

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہوجا اللہ تجھ سے محبت رکھے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہوجا، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

اِسۡتَفۡتِ قَلۡبَكَ

اپنے دل سے پوچھ

(226)۔ وَعَنِ النَّوَّاسِ بۡنِ سَمۡعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ سَئَلۡتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَنِ الۡبِرِّ وَالۡاِثۡمِ، قَالَ، اَلۡبِرُّ حُسۡنُ الۡخُلُقِ وَالۡاِثۡمُ مَاحَاكَ فِي صَدۡرِكَ وَكَرِهۡتَ اَنۡ يَّطَّلِعَ عَلَيۡهِ النَّاسُ (مسلم:6516،6517،ترمذی:2389،سنن الدارمی:2791)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چھپے اور تو نہ چاہے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔

(227)۔ وَعَنۡ اَبِي هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيۡسَ الۡغِنٰى عَنۡ كَثۡرَةِ الۡعَرَضِ وَلٰكِنَّ الۡغِنٰى غِنَى النَّفۡسِ (بخاری:6446، مسلم:2420، ترمذی:2373،ابن ماجہ:4137)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیری زیادہ دولت سے نہیں ہوتی بلکہ امیری دل کی امیری ہے۔

مَنۡ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللهُ

جو تکبر کرتا ہے، اللہ اسے گرا دیتا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (الحجرات:

Islam The World Religion

13)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا ہے تا کہ تمہارا تعارف ہوتا رہے ورنہ اللہ کے ہاں تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔بے شک اللہ خوب علم والا خبردار ہے۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات:11)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! کوئی قوم کسی دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے، عین ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں، عین ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی لوگوں کو برے القاب دو۔ایمان لانے کے بعد فاسق ہونا سب سے برا نام ہے۔اور جس نے ایسی حرکتوں سے توبہ نہ کی وہی لوگ ظالم ہیں۔

(228)۔ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي، فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوعَابِرُ سَبِيْلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهلِ الْقُبُوْرِ، فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ غَدًا (ترمذی:2333،ابن ماجہ:4114)۔الحدیث صحیح ورواہ بخاری الی عابر سبیل برقم:6416۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے جسم کو پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم بے وطن ہو یا مسافر ہو۔اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو۔(مجاہد فرماتے ہیں) مجھے ابن عمر نے فرمایا: جب تم صبح کرو تو اپنے آپ کے ساتھ شام کی بات مت کرو، اور جب شام ہو جائے تو اپنے آپ کے ساتھ صبح کی بات مت کرو، اپنے بیمار ہونے

Islam The World Religion

سے پہلے اپنی صحت سے فائدہ اٹھاؤ، اور اپنی موت سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھاؤ، اللہ کے بندے! تجھے کچھ خبر نہیں کل تمہارا نام کیا ہوگا (زندہ یا مردہ)۔

(229)۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ ، حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ (شعب الایمان للبیہقی:8140)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھے ہوئے فرمایا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کی اللہ نے اسے بلند کردیا۔ وہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظر میں عظیم ہوتا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ نے اسے گرا دیا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے اور اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگوں کی نظروں میں خنزیر اور کتے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

(230)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (مسلم:6592)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: صدقہ مال میں سے نقصان نہیں کرتا، اور معاف کرنے سے اللہ کسی بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جو کوئی اللہ کی خاطر عاجزی کرتا ہے اللہ اسے بلند ہی کرتا ہے۔

(231)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْنَعُ الأَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الأَمْلاَكِ قَالَ سُفْيَانُ: يَقُولُ غَيْرُهُ: تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ (بخاری:6206)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام اس آدمی کا نام ہے۔ جو" ملک الاملاک" اپنا نام رکھے گا۔ سفیان نے بیان کیا کہ

Islam The World Religion

ابوالزناد کے علاوہ ایک آدمی نے کہا کہ اس کا مفہوم ہے "شاہان شاہ"۔

(232)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ (مسلم:2143)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ نام ملک الاملاک ہے، حالانکہ مالک اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں، سفیان تابعی فرماتے ہیں کہ ملک الاملاک کا معنی ہے شاہوں کا شاہ، یہ ایسے ہی ہے جیسے فارسی والے شہنشاہ بولتے ہیں۔(شہنشاہ دراصل شاہِ شاہاں ہے یعنی بادشاہوں کا بادشاہ، اس میں اضافت مقلوبی ہے)۔

(233)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً (ترمذی:2453)۔وقال حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک عروج ہے اور ہر عروج کو زوال ہے۔

(234)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ (مسلم:7190)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے اور غبار آلودہ بالوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں دروازوں پر سے دھکے دیے جاتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کے لیے اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ انکی قسم پوری کردے۔

اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ

خطا کا اعتراف کر لینے میں عزت ہے

(235)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ

Islam The World Religion

أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ (مسلم:265)۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' ایک آدمی نے کہا: انسان چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ خود جمیل ہے، وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر، حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

(236)۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، ثَلاَثًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ، فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لاَ، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي، مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا (بخاری:3661، 4640)۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے، گھٹنا کھولے ہوئے آئے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا: معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے لڑ کر آئے ہیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہوگئی تھی اور اس سلسلے میں، میں نے جلدی میں ان کو سخت لفظ کہہ دیے لیکن بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی، اب وہ مجھے معاف

Islam The World Religion

کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اللہ معاف کرے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا کیا ابوبکر گھر پر موجود ہیں ؟ معلوم ہوا کہ نہیں تو آپ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ آنحضرت ﷺ کا چہرہ مبارک غصہ سے بدل گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے، یا رسول اللہ! اللہ کی قسم زیادتی میری ہی طرف سے تھی۔ دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے پاس بھیجا تو تم سب نے کہا تم جھوٹے ہو، اور ابوبکر کہتا رہا وہ سچا ہے، اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میری مدد کی، کیا تم لوگ میری خاطر میرے یار سے باز رہو گے؟ آپ نے دو دفعہ یہی فرمایا۔ آپ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہیں ستایا۔

لَا يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعْتَ

سنی سنائی پر مت چلو

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ (النساء:83)۔

ترجمہ: اور جب منافقوں کے پاس کوئی خوف یا امن سے متعلق کوئی خبر پہنچتی ہے تو یہ لوگ اسے بلا تحقیق پھیلا دیتے ہیں، اور اگر یہ لوگ اس خبر کو رسول کے پاس یا اپنوں میں سے ماہرین کے پاس لے جاتے تو جو لوگ بات کی گہرائی تک پہنچنا جانتے ہیں وہ اسکی حقیقت معلوم کر لیتے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ (الحجرات:7)۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق آدمی خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم غلط اطلاع کی بنا پر کسی قوم پر حملہ کر دو تو بعد میں پچھتاتے رہو۔

(237)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

Islam The World Religion

وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (مسلم:7،ابوداؤد:4992)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے کرتا رہے۔

(238)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ (مسند احمد:1842،2447)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہوتی۔

(239)۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ هِيَ حَيَّةٌ الْيَوْمَ إِنْ شِئْتَ أَدْخَلْتُكَ عَلَيْهَا، قُلْتُ: لَا، حَدِّثِينِي، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، فَاسْتَتَرْتُ بِكُمِّ دِرْعِي، فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَأَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ وَهُوَ غَضْبَانُ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ. أَوَمَا سَمِعْتِ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَا قَالَ؟ قَالَتْ: قَالَ: إِنَّ السُّوءَ إِذَا فَشَا فِي الْأَرْضِ فَلَمْ يُتَنَاهَ عَنْهُ، أَرْسَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَأْسَهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ. قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَفِيهِمُ الصَّالِحُونَ؟ قَالَتْ: قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِمُ الصَّالِحُونَ، يُصِيبُهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ، ثُمَّ يَقْبِضُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مَغْفِرَتِهِ وَرِضْوَانِهِ، أَوْ إِلَى رِضْوَانِهِ وَمَغْفِرَتِهِ (احمد:26527)۔

ترجمہ: حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ مجھے انصار کی ایک عورت نے بتایا ہے ”وہ اب بھی زندہ ہیں، اگر تم چاہو تو ان سے پوچھ سکتے ہو اور میں تمہیں ان کے پاس لے چلتا ہوں“ راوی نے کہا نہیں، آپ خود ہی بیان کر دیجئے“ کہ میں ایک مرتبہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے یہاں تشریف لے آئے اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں ہیں، میں نے اپنی قمیص کی آستین سے پردہ کر لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات کی جو مجھے سمجھ نہ آئی، میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ: ام المؤمنین میں دیکھ رہی ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصے

Islam The World Religion

کی حالت میں تشریف لائے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں کیا تم نے ان کی بات سنی ہے؟ میں نے پوچھا کہ انہوں نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ: نبی ﷺ نے فرمایا ہے جب زمین میں شر پھیل جائے گا تو اسے روکا نہ جا سکے گا، اور پھر اللہ اہل زمین پر اپنا عذاب بھیج دے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں نیک لوگ بھی شامل ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اس میں نیک لوگ بھی شامل ہوں گے اور ان پر بھی وہی آفت آئے گی جو عام لوگوں پر آئے گی، پھر اللہ تعالیٰ انہیں کھینچ کر اپنی مغفرت اور خوشنودی کی طرف لے جائے گا۔

لَا تَسُبُّوا الْمُخَالِفِيْنَ فَيَسُبُّوكُمْ

مخالفین کی طرف سے ردِ عمل ہوگا، احتیاط کریں

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام:108)۔

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت کرتے ہیں ان کے معبودوں کو گالی مت دو، ورنہ وہ مخالفت میں آ کے بلاوجہ اللہ کو گالی دیں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: دَلَّتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُفْعَلَ بِالْكُفَّارِ مَا يَزْدَادُونَ بِهِ بُعْدًا عَنِ الْحَقِّ وَنُفُورًا (تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 110)۔

ترجمہ: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کافروں کے ساتھ ایسا رویہ اختیار نہ کیا جائے جس سے وہ حق سے مزید دور ہو جائیں اور متنفر ہو جائیں۔

(240)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ، قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ (بخاری:6777، ابوداود:4477)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا

Islam The World Religion

گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو۔ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے جوتے سے مار رہا تھا اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب وہ واپس پلٹا تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو۔ اسکے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو (یعنی اس طرح کوئی آدمی مزید بگڑ سکتا ہے)۔

لَا تَنْتَقِمْ لِنَفْسِكَ

اپنے لیے بدلہ نہ لیا کریں

(241)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (مسلم:6050)۔

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا، اور نہ ہی کسی زوجہ کو اور نہ ہی کسی خادم کو، سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے۔ آپ ﷺ کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچائی گئی تو آپ نے کبھی تکلیف پہنچانے والے سے بدلہ نہیں لیا، سوائے اس کے کہ اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جائے، آپ اللہ کے دین کے لیے بدلہ لیتے تھے۔

اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ

جلد بازی اچھی نہیں

(242)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: الْحِلْمُ، وَالْأَنَاةُ (مسلم :117، ترمذی:322)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالقیس کے سردار (منذر بن عائذ) سے فرمایا: بے شک آپ میں دو خصلتیں ایسی

Islam The World Religion

ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے: بردباری (تحمل اور برداشت) اور آہستگی (جلد بازی کا الٹ)۔

(243)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ (ترمذی:2012)۔حسن

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔

(244)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوعَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرُبَةٍ (ترمذی: 2033، مسند احمد:11601، شعب الایمان للبیہقی:4648)۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حِلم والا نہیں سوائے لغزش والے کے اور کوئی حکیم نہیں سوائے تجربہ کار کے۔

اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى

بے صبری سے کوئی فائدہ نہیں

(245)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي، قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى (بخاری:1283، مسلم:2139)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک عورت کسی قبر کے پاس رو رہی تھی، نبی کریم ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اللہ سے ڈر، اور صبر کر۔ وہ کہنے لگی آپ پر میرے جیسی مصیبت نہیں آئی، اس عورت نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا، جب اسے بتایا گیا کہ یہ نبی کریم ﷺ تھے تو وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درِ اقدس پر حاضر ہوگئی تو آپ ﷺ کے ہاں کوئی دربان نہیں تھے، تو عرض کرنے لگی میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، آپ

Islam The World Religion

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبر وہ جو صدمے کے پہلے جھٹکے پر کیا جائے۔

أَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

جاہلوں سے بحث نہیں

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ (الاعراف:۱۹۹)۔

ترجمہ: معاف کرنا اختیار کیجیے اور بھلائی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجیے۔

اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

خواتین سے اچھا سلوک

(246)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا (بخاري:3331،مسلم:3647)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، کیوں کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کا اوپر کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر تم اسے بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے یونہی چھوڑ دو گے تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی، پس عورتوں سے سمجھ داری والا سلوک کرو۔

كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ

ہر بندے کی اپنی ایک فطرت ہوتی ہے

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا (بنی اسرائیل:84)۔

Islam The World Religion

ترجمہ: کہہ دیجئے ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق عمل کرتا ہے پس تمہارا پروردگار بہتر جانتا ہے اسکو جو زیادہ سیدھے راستہ پر چل رہا ہے۔

(247)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ لِلهِ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللهِ، ابْنِ نَبِيِّ اللهِ، ابْنِ خَلِيلِ اللهِ، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟ النَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا (بخاری:3353)۔

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ عزت والا آدمی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اللہ کا خوف زیادہ رکھتا ہو۔صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے۔آپ نے فرمایا کہ پھر سب سے زیادہ عزت دار یوسف نبی اللہ، ابن نبی اللہ، ابن نبی اللہ، ابن خلیل اللہ ہیں۔صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے۔آپ نے فرمایا اچھا تم لوگ عرب کے خانوادوں کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو۔ دیکھو! لوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے (کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی میں سے برا) جو لوگ تم میں سے زمانہ جاہلیت میں شریف اور بہتر اخلاق کے تھے وہی اسلام کے بعد بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

اِعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

تجربات سے سبق حاصل کیا کریں

(248)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ (بخاری:6133، مسلم:7498، ابوداود:4862، ابن ماجہ:3982)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن

Islam The World Religion

ایک سوراخ میں سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

تَوَكَّلْ عَلَى اللهِ

اللہ پر بھروسہ اور توکل رکھ

(249)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوماً ,فَقَالَ يَا غُلَامُ ,إحْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ ,إحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ,وَإِذَا سَأَلتَ فَاسْأَلِ اللهَ ,وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ ,وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى اَنْ يَنفَعُوكَ بِشَيءٍ لَمْ يَنفَعُوكَ إِلَّا بِشَيءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ ,وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى اَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيءٍ قَدْ كَتَبَ اللهُ عَلَيْكَ ,رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ (ترمذی:2516،مسند احمد:2669)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر تمام لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور تحریریں خشک ہو چکی ہیں۔

(250)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا (ترمذی: 2344، ابن ماجہ:4164، مسند احمد: 205)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرو جس طرح توکل کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے

Islam The World Religion

جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور رَج کے آتے ہیں۔

(251)۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ (حلیۃ الاولیاء 6/86)۔اسنادہ صحیح ولہ شاھد

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

(252)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذُرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ (بخاری:6609، مسلم:4241 واللفظ لہ)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: منت مت مانا کرو، بلا شبہ منت تقدیر سے نہیں بچا سکتی، اور البتہ اس کے ذریعے بخیل کا مال ضرور نکلوا لیا جاتا ہے۔

(253)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (بخاری:6472، مسلم:527، ترمذی :2446)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے، وہ ایسے لوگ ہونگے جو دم نہیں کرواتے ہوں گے، بدشگونیاں نہیں کرتے ہونگے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔

أَمْرَاضُ الرُّوحِ وَمُعَالَجَتُهَا

روحانی بیماریاں اور ان کا علاج

(254)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنی حسد سے بچو،

Islam The World Religion

حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے (ابوداؤد: ۴۹۰۳)۔

(255)۔ عَنِ ابنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ (مسلم: 266، 267، ابوداود: 4091، ترمذی: 1998، ابن ماجہ: 59)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(256)۔ عَنْ شَدَّادِ بنِ اَوسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ (مسند احمد: 17075)۔ حسن

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوا کرتے ہوئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوا کرتے ہوئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوا کرتے ہوئے خیرات کی اس نے شرک کیا۔

اَلْاُخُوَّةُ الْاِنْسَانِيَّةُ

انسانی برادری

(257)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ: جَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ ، وَالْأَبْيَضُ ، وَالْأَسْوَدُ ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ، وَالسَّهْلُ، وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيثُ، وَالطَّيِّبُ (ابوداود: 4693)۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے آدم کو ایک مٹھی مٹی سے پیدا کیا ہے جسے اس نے تمام روئے زمین سے جمع فرمایا تھا۔ چنانچہ آدم کی اولاد اس مٹی کے لحاظ سے ہوئی ہے، کئی سرخ ہیں اور کئی سفید، کئی سیاہ ہیں اور کئی ان کے بین بین۔ کئی نرم خو ہیں اور کئی سخت طبیعت۔ کئی بری طبیعت کے مالک ہوتے ہیں اور کئی اچھی

Islam The World Religion

اور عمدہ طبیعت والے۔

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

دنیاوی اندھی محبت کا نقصان

(258)۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ (ابوداود:5130،مسند احمد:21590،21591)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی چیز کی (دنیاوی) محبت تجھے اندھا بھی کر دیتی ہے اور بہرہ بھی۔

(259)۔ وَعَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ (مسند احمد:17492،ابن ماجہ:3666)۔صحیح

ترجمہ: حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اولاد بخیل ہونے اور بزدل ہونے کا سبب ہے۔

دَعْ مَا يُرِيبُكَ

تقوے کا تقاضا ہے کہ مشکوک چیز کو ترک کر دو

(260)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ (مسند احمد:1727،ترمذی:2518،نسائی:5711،سنن الدارمی:2535)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی: جو چیز یقینی ہو اسکے مقابلے پر اس چیز کو ترک کر دے جو تجھے شک میں ڈالے۔ پس بے شک سچائی اطمینان فراہم کرتی ہے اور جھوٹ شک میں ڈالتا ہے۔

وَصِيَّةُ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی وصیت مبارکہ

Islam The World Religion

(261)۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ، قَالَ اُوْصِیْكَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّهٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ، قُلْتُ زِدْنِیْ، قَالَ عَلَیْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَكَ فِی الْاَرْضِ، قُلْتُ زِدْنِیْ، قَالَ عَلَیْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِكَ، قُلْتُ زِدْنِیْ، قَالَ اِیَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ، قُلْتُ زِدْنِیْ، قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، قُلْتُ زِدْنِیْ، قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، قُلْتُ زِدْنِیْ، قَالَ لِیَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ (شعب الایمان للبیہقی :4942)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آگے آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ چیز تمام معاملات کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر لازم پکڑ، یہ تیرے لیے آسمان میں ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: دیر تک خاموش رہا کرو۔ یہ چیز شیطان کو بھگانے والی ہے اور تیرے دینی معاملات میں تیری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈر۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تو اپنے بارے میں جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کے خلاف بولنے سے روکے رکھے۔

(262)۔ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، يَعْنِي الْمَوْتَ (ترمذی:2307)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Islam The World Religion

لذتوں کوتباہ کرنے والی کوکثرت سے یاد کیا کرو، یعنی موت کو۔

(263)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشِرَ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، مَنْ أَكْيَسُ النَّاسِ وَأَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ، وَأَشَدُّهُمْ اِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ، أُولَئِكَ هُمُ الْأَكْيَاسُ، ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ (المعجم الاوسط للطبرانی:6488)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دسویں مہینے کی دس تاریخ کو حاضر ہوا، آپکے پاس انصار میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! سب لوگوں سے زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ فرمایا: جو شخص اُن میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہو اور سب سے زیادہ موت کیلئے تیار ہو اس سے پہلے کہ موت نازل ہو، وہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں، وہی دنیا کا شرف اور آخرت کی کرامت پا گئے ہیں۔

قُمْ فَتَقَدَّمْ

اُٹھو! خود ہمت کرو

إِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (الرعد:11)۔

ترجمہ: بلاشبہ اللہ کسی قوم کے حالات کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے حالات کو نہ بدلیں۔

(264)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ (ترمذی:2459، ابن ماجہ:4260)۔ حسن

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمجھدار وہ ہے جس نے اپنے نفس کو جھکایا اور موت کے بعد کے لیے عمل کیا اور نادان وہ ہے جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی اور اللہ سے امید رکھی۔

Islam The World Religion

(265)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَاِنَّمَا الْحِلْمُ بِالتَّحَلُّمِ، وَمَنْ یَّتَحَرَّ الْخَیْرَ یُعْطَہٗ وَمَنْ یَّتَّقِی الشَّرَّ یُوْقَہٗ (جامع صغیر:2577)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم صرف سیکھنے سے آتا ہے، حلم سے آتا ہے، جو شخص بھلائی کی کوشش کرے گا اسے مل جائے گی اور شر سے بچے گا اسے بچالیا جائے گا۔

اَلْھِدَایَاتُ الْمُفِیْدَۃُ

چند سنہری مشورے

زمین پر بیٹھو، زمین پر سو، زمیں پر بیٹھ کر کھاؤ۔ تنقید برداشت کرو۔ اپنی اصلاح کرو۔ دوسروں کے معاملات میں دلچسپی لو۔ ظلم برداشت کرو۔ حسنِ ظن سے کام لو۔ اپنا ٹائم ٹیبل بناؤ۔ ہر کام روٹین میں کرو، جیسے ایک روٹین سے سانس لیتے ہو، لائن میں لگو اور لائن کراس نہ کرو۔ جب تک کھلا کفر نہ دیکھو اختلاف نہ کرو۔ اس کتاب کو بار بار پڑھو۔

بعض نوجوانوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ:(1)۔ میں بدصورت ہوں۔ میرا پیٹ بڑھا ہوا ہے۔ میرے چہرے پہ چھائیاں ہیں۔(2)۔ یہ دو بندے میری ہی بات کر رہے تھے۔ (3)۔فلاں نے مجھے غور سے دیکھا ہے، شاید یہ مجھے قتل کردے گا۔(4)۔سب لوگ میرے خلاف ہیں۔(5)۔میری زندگی بے مقصد ہے۔وغیرہ وغیرہ۔

ان سب باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔احساسِ کمتری اور احساسِ برتری دونوں حقیقت پسندی کے خلاف ہیں۔ جو کمزوری اور خامی آپ اپنے اندر دیکھ کر احساس کمتری کا شکار ہو، وہ کمزوری سب لوگوں میں پائی جاتی ہے، بلکہ دوسروں میں آپ سے زیادہ پائی جاتی ہے۔اللہ کے نزدیک آپ بہت قیمتی ہو۔ جب تک اللہ نہ چاہے آپ کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

بہت سے انسان اپنے طور پر کسی غیبی طاقت کی تلاش میں اور سکون کی تلاش میں رہے۔مہاتما بدھ، کنفوشس، ہندو، مجوسی، عیسائی راہب، اور گورونانک سب نے مراقبے کیے

Islam The World Religion

اور تنہائیاں اختیار کیں۔

لیکن نبیوں کی ایک ہی تعلیم تھی ،یعنی توحید کا عقیدہ۔غیر انبیاء کو یا ان کے ماننے والوں کو غلطی توحید کو سمجھنے میں لگی اور اس کی اصلاح نبیوں نے فرمائی ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت بھی توحید ہی تھی اور سکون کے حصول کا ذریعہ اللہ کی یاد بتایا۔مفکرین اسلام کا یہی منہج ہونا چاہیے۔غیبی مدد ہو رہی ہے، کرم کے دروازے کھلے ہیں۔اللہ سے اچھا گمان رکھو، وہ آپ کے گمان کے ساتھ ہے۔آپ پر اللہ کا کرم ہے۔یہ کتاب پڑھ کر مزید اللہ کا کرم ہو گیا۔الحمد للہ آپ کامیابی کی راہ پر چل پڑے ہو۔اٹھو ابھی سے آغاز کر دو!

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے ، حالات کے ابتر منظر سے
جس حال میں جینا مشکل ہو اس حال میں جینا لازم ہے

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۚ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۚ﴿۱۸۱﴾
وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ﴿۱۸۲﴾ (والصّٰفٰت:180،181،182)۔

☆......☆......☆

Islam The World Religion

Islam The World Religion